واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون
شارئ ز دستان کہ حسب فرمائش جناب مستطاب معلی القاب شاہزادہ محمد نصیر الملک
معروف بہ میرزا ابلاقی صاحب سلمہ الرحمان لیئے کثیر المنفعت رسالہ ہے
مفتاح الجنان
جسمین نماز و نوافل وغیرہ عبادات کا بیان اور انکی فضائل بحوالہ احادیث و مستند احیاء العلوم
مصنفہ حضرت امام عالی مقام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے لکھے گئے ہیں
مطبع مجتبائی دہلی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس خدا کی جسنے تذکیر و تسبیح و نوافل و استغفار کو اپنے قرب و رضا کا وسیلہ کیا
اور اوسکے انعام مین اپنے دیدار کا وعدہ کرکے قصر بہشت مین ابد الآباد رہنے کا
حکم دیا اور نعت اوس نبی کی جسنے ہمکو رستہ سیدہا دین کا بتایا اور دنیا کی
گمراہی راہون کیطرف متوجہ ہونے سے منع فرمایا اسکے بعد واضح ہو کہ
فقیر نے ترجمہ کتاب احیاء العلوم کو حرف بحرف بچشم غور و گوش ہوش اول سے
آخر تک دیکھا اور سنا اگرچہ میری دست و زبان مین کہان طاقت و لیاقت
کہ کتاب و مصنف کتاب کی تعریف مین خامہ فرسائی و لبکشائی کرون لیکن فرط
محبت و اعتقاد نے عاجز کر رکھا ہے مجھسے بے کہے اور بے لکھے رہا ہی نہین جاتا
لقب آپکا حجۃ الاسلام زین الدین ہے اور کنیت ابو حامد اور نام محمد بن محمد
اور وطن شریف غزالہ ہے طوس کے دیہات مین سے آپ طوس مین سنہ ۴۵۰
چارسو پچاس ہجری مین پیدا ہوے تحصیل علوم ابو حامد اسفرائی اور ابو محمد
جوینی سے کی مذہب امام شافعی رض کے اصول و فروع کے حافظ تھے ابتدا
حال طوس مین رہے بعدہ امام الحرمین ابو المعالی کے پاس شہر نیشاپور مین گیا

تشریف لائے کتاب احیاء العلوم ایکہزار چھبیس دن مین تالیف کی اور اسکی تحسین اور
اتقان غایت درجہ کو کی ہر روز ایک ختم کرکے دعا مانگا کرتے کہ الٰہی جو اس
کتاب کی عزت کرے اوسکی تو عزت کیجو اور جو اسکی حقارت کرے تو اوسکو
حقیر کیجو آپکی تصنیفات کا مجموعہ چار سو جلدین ہین جنمین تفسیر یاقوت التاویل
چالیس جلد ونمین ہے اور کیمیائے سعادت اور بسیط اور وسیط اور وجیز
اور خلاصہ اور مستصفی اور تہافۃ الفلاسفہ اور محک النظر اور معیار العلم
اور مقاصد اور مضنون بہ علی غیر اہلہ اور المقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنے
اور جواہر القرآن اور مشکوۃ الانوار اور منخول اور احیاء العلوم وغیرہا ہین
کہتے ہین کہ جب آپنے کتاب منخول تالیف کی اور اوسکو امام الحرمین کی خدمت مین
لیگئے تو اونہون نے فرمایا کہ تمنے مجھکو زندہ درگور کردیا یعنی تمہاری تصنیفات کے آگے
میری مصنفات کی قدر جاتی رہی بغداد کے مدرسہ نظامیہ مین آپنے کچھہ دنون درس دیا
آپکا درس ایسا مقبول ہوا کہ جب مدرسے سے مکانکو آتے تو پانسو فقیہ داہنے بائین پیش و پس
ہوتے پہر زہد اختیار کیا اور درس وغیرہ ترک کرکے حج کو تشریف لیگئے وہانسے
بیت المقدس پہنچکر عبادت مین مشغول ہوئے پہر دمشق رہکر طوس مین تشریف لائے
ایک مدرسہ اور خانقاہ بنواکر اوقات کو تعلیم و تلقین پر تقسیم کیا یہانتک کہ روز دوشنبہ
چودہوین جمادی الآخر سنہ پانسو پانچ ہجری مین پچپن برس کی عمر مین انتقال فرمایا
نفحات مین لکھا ہے کہ مولانا جمال الدین جیلی فرماتے ہین کہ مجھے ایکبار رات کو جامع موصل مین
ٹھہرنیکا اتفاق ہوا خواب مین ایک شخص نے اشارہ کرکے کہا کہ کچھہ فائدہ حاصل کیا چاہتا ہے
تو وہان جا مینے جو نظر کی تو مجھے ایک جماعت حلقہ مین بیٹھی ہوئی معلوم ہوئی اور ایک شخص

جو باتین کر رہے تھے اونکے سر پر سے نور آسمان تک جاتا ہوا نظر آیا مینے کہا یہہ کون صاحب
ہین کسی نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہین مینے آگے جاکر سلام کیا آپنے جواب دیکر حلقہ مین
بٹھا لیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ ما تقول فی حق ابن سینا فرمایا رجل اضلہ اللہ علی
علم مینے کہا ما تقول فی حق شہاب الدین المقتول فرمایا رجل متبعہ مینے کہا ما تقول
فی حق حجۃ الاسلام محمد الغزالی فرمایا ھو رجل وصل الی المقصود اسیطرح اوسمین ایک
شخص کا اکابر علما مین سے ذکر کیا کہ وہ کہتے ہین کہ مین ایکروز ظہر عصر کے درمیان مین ایک
وجد و حال کیحالت مین مسجد حرام گیا وہان بیٹھنے کا موقع نہ ملا ایک رباط حرم مین جاکر
پڑا وفعۃً اہل بدعتمین سے ایک شخص نے آکر مصلا بچھایا اور جیب مین سے ایک لوح نکالکر اوسکو
بوسہ دیا اور آنکھونکو لگاکر پھر جیب مین رکھ لیا مجھے اوسکی یہ حرکت بری معلوم ہوئی
دلمین کہا کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو ان بدعتیونکو خوب سزا دیتے
اتنے مین مین حواس سے غائب ہوا مجھے حالت خواب بیداری مین ایک میدان وسیع نظر آیا
اور اوسمین ایکطرف کو بہت سے آدمی ہاتھون مین مجلد کتابین لئے ہوئے معلوم ہوئے مینے
کسی سے اونکا حال پوچھا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین اہل مذاہب اپنے
اپنے عقائد صحیح کرا رہے ہین مین اوس جماعت مین داخل ہوا اسمین ایک شخص نے جنکو
کہتے تھے کہ ابو حنیفہ ہین آکر سلام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا
کہ مرحبا ابو حنیفہ رض نے کتاب مین سے اپنے عقائد عرض کئے آپنے اپنے داہنی طرف
بیٹھنے کا حکم دیا بعد ازان ایک اور صاحب آئے لوگون نے کہا کہ شافعی رضی اللہ عنہ ہین
اپنے نے اونکے عقائد سنکر ابو حنیفہ کے برابر بٹھایا اسیطرح بہت لوگ حاضر ہوئے اور اپنے
مین بیٹھتے گئے اونمین بعض کو برا بہلا بہی کہا اور اونکی کتاب پہینک دیا جب سے فارغ

ہوئے اور مینے دیکہا کہ فرصت ہے میرے ہاتہ مین ایک کتاب ہے مینے آواز دی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم میرا اور تمام اہل اسلام کا اعتقاد تو اس کتاب مین ہے اگر آپ فرمائین تو مین بہی اسکو
پڑہون فرمایا کیا کتاب ہے مینے عرض کیا کہ قواعد العقائد غزالی فرمایا کہ پڑہ مینے پڑہنا
شروع کیا جب اس مقام پر پہنچا واللہ تعالے بعث النبی القرشی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
الی کافۃ العرب والعجم والجن والانس آپکے چہرے پر مجہے بشاشت کے آثار معلوم
ہوئے فرمایا این الغزالی یعنی کہان ہے غزالی غزالی کہڑے ہوئے تہے کہا یا رسول اللہ
مین ہون غزالی یہہ کہکر سلام کیا آپنے جواب دیا اور مصافحہ کیواسطے ہاتہ بڑہایا غزالی نے
ہاتہونکو بوسہ دیا اور انہون پر ملا بعد ازان بیٹہگئے مجہے ایسا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جیسے توجہ میری قرات پر فرمائی کسیکے قرات پر نہین فرمائی اسمین آنکہہ کہل گئی
انکہون سے آنسو جاری تہے - اور اوسی مین لکہا ہے کہ قطب زمان حضرت ابو الحسن شاذلی قدس سرہ
نے ایک واقعہ کی جسکو انہون نے دیکہا خبر دی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے حضرت موسے وعیسے علیہما السلام کے سامنے شب معراج باب غزالی مین مفاخرت
فرمائی اور ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزالی علیہ الرحمۃ کے ایک منکر کو تعزیر دی
چنانچہ کوڑونکا نشان تا وقت مرگ اوسکے بدن پر سے نگیا - اور حضرت شاہ ولی اللہ
رحمہ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفا مین فرمایا کہ غزالی پانچوین صدی کے مجدد تہے - یہہ تو مصنف کا
حال ہے اور کتاب کا حال یہہ ہے کہ خوبی عبارت وسلاست الفاظ وتناسب معنی مین
ایسی ہے کہ آجتک کوئی تصنیف نہین ہوئی رشک شعرا متقدمین ومتاخرین انجمن
الیگجہہ کہتے ہین کہ غزالی کی طرز پر عبارت لکہنی محالات مین داخل ہے اور قطع نظر
اون باتون کے اللہ تعالے نے اس بزرگ کو بیان مین ایسی طاقت بخشی ہے کہ کسی سے

دلکی دشوار بات ہو اوسکو ایسا سہل الفاظ مین بیان کر جاتے ہین کہ اور سے نہین ہوسکتا
مولانا عبد الغفور لاری نے تکملہ مین لکھا ہے کہ ایکروز مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے
سامنے شیخ محی الدین ابن عربی کے کلام کا ذکر آگیا فرمانے لگے کہ امام غزالی قدس اللہ تعالی
کہ ایک قائلین وحدۃ الوجود مین سے ہین اگر شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ہوتے
اور اونکا کلام اونکی نظر سے بھی گزرتا تو یقین ہے کہ خوض فرماتے اور اون مقاصد
مشکلہ کو سہل عبارتمین ادا کر دیتے - فی الحقیقت مصنف و کتاب کی تعریف لکھنی ایسی
ہے جیسے آفتاب کی روشنی اور مشک ناب کی خوشبو کی تعریف بیان کرنی سو مین ایسی
باتون مین اوقات ضائع نہین کرتا اصلی مدعا لکھتا ہون اور وہ یہہ ہے کہ مینے اثنائے
مطالعہ مین نماز نوافل و اذکار و فضائل درود وغیرہ امور ضروریہ کا حال جنسے عام
مسلمان بیخبر ہین انتخاب کرکے ایک رسالہ جمع کیا اور اوسکا نام مفتاح الجنان
رکھا - اب دو فائدے لکھکر اونکا ذکر شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی **فائدہ
اول** یاد رہے کہ اگرچہ اسمین بعض احادیث باعتبار اصطلاح اہل حدیث ضعیف
معلوم ہوتی ہین لیکن اس سے یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ قابل اعتبار نہین کیونکہ ممکن ہے کہ
امام غزالی کو جن اسناد سے وہ حدیثین پہنچین اونکے نزدیک معتبر ہون قطع نظر ازین
محتاط علما کے نزدیک نصیحتون اور قصون مین ایسی حدیثین بیان کرنی اور فضائل
اعمال مین انکا استعمال جائز ہے جیسا کہ رسالہ اصول حدیث مین کہ سید شریف
جرجانی کیطرف منسوب ہے لکھا ہے کہ یجوز عند العلماء التساہل فی اسانید الضعیف من
غیر بیان ضعفہ فی المواعظ والقصص وفضائل الاعمال انتہی کما لا یخفی علی مہرۃ علم
الحدیث **فائدہ دوم** جاننا چاہیے کہ جن نمازونکو اللہ تعالی نے فرض فرمایا وہ

وہ اصل ہین اور باقی نمازین نوافل ہین اور غرض انسی یہہ ہی کہ اگر فرائض مین
نقصان ہا تو نوافل مین سی ملا کر فرض کامل کر دیئے جائینگے علاوہ اسکے نوافل سے
مومن مقبول خدا ہوجاتا ہے چنانچہ حدیث قدسی مین اس مضمونکی طرف اشارہ ہے
وعن ابی هریرة قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم انّ الله تعالیٰ قال ما یزال
عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِی یَسْمَعُ بِہٖ
وَبَصَرَہُ الَّذِی یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِی یَمْشِی بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِی
لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِی لَاُعِیْذَنَّہٗ رواہ البخاری یعنے فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقرب ڈھونڈھتا رہتا ہی بندہ
نوافل سے یہانتک کہ مین دوست رکھنے لگتا ہون اوسکو پس جب دوست رکھتا ہون
اوسکو تو اوسکا کان ہوجاتا ہون کہ جس سی وہ سنتا ہے اور اوسکے بصر ہوجاتا ہون
کہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اوسکے ہاتہ ہوجاتا ہون کہ جس سی وہ پکڑتا ہے اور اوسکا
قدم ہوجاتا ہون کہ جس سی وہ چلتا ہے اور جب مجھسے کوئی چیز مانگتا ہے تو مین
اوسکو ضرور دیتا ہون اور جب پناہ مانگتا ہے کسی چیز سے تو مین ضرور اوسکو
پناہ مین لی لیتا ہون رواہ البخاری ۔ سو مومن کو چاہیئے کہ اول فرائض کے ادا
کرنیمین حضور دل کے ساتہ اور جیسا کہ فقہ کی کتابون سے معلوم ہوا کوشش کرے
بعدہ نوافل کی مواظبت کرے اور فرض نمازون کے بیانمین اُردو فارسی عربی کی
صدہا کتابین موجود ہین اور اونسے اور اونکی فضیلت سی تمام مسلمان واقف ہین
اور نوافل سے اور اونکے فضائل سے اکثر واقف نہین اسواسطے مناسب معلوم ہوا
کہ اونکا بیان کیا جائے ۔

قطعہ تاریخ ۔

محیِ دینِ الٰہی ست احیا
گوہرِ شاہوارِ غزالی
چون مدارِ زمانہ خود بود
جمع بر اعتبارِ غزالی
پیش من آمدند کای از تو
لالہ از لالہ زارِ غزالی

رحمتِ حق نثارِ غزالی
نیست آگاہ از حقیقتِ کار
بود بر حق مدارِ غزالی
زان ملائک بطوف می آیند
تازہ تر شد بہارِ غزالی
از سرِ آمدِ حق بگو تاریخ

کرد غرقِ عرق گہر ہا را
شکرِ کار و بارِ غزالی
چون از و این سالہ سال کام
روز و شب مزارِ غزالی
چون احیاست این سخن بعزیز
کہ بود یادگارِ غزالی

جاننا چاہیئے کہ فرض نمازون کے سوا اور نمازون کی تین قسمین ہین سنت
مستحب تطوع سنت نماز سے ہماری مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
اوسپر مواظبت منقول ہو جیسے فرض نمازون کے بعد کی سنتین اور نماز چاشت
اور وتر اور تہجد وغیرہ مین کیونکہ سنت طریق مسلوک کو کہتے ہین تو جس طریق پر
آپ ہمیشہ چلے ہونگے وہی سنت ہوگا اور مستحب سے ہماری غرض یہ ہے کہ [illegible]
مین اسکی بزرگی آئی ہو مگر آپسے اونکا ہمیشہ پڑھنا منقول نہو چنانچہ اونکا ذکر روزانہ
اور شبانہ ہفتہ کی نمازونمین عنقریب لکھینگے یا جیسے گھر سے نکلنے کے وقت اور گھر مین
آنیکے وقت کی نماز وغیرہ ہین اور تطوع سے ہماری یہ مراد ہے کہ جو نمازین ان دونون
کے سوا ہون یعنے خاص اونکے لئے کوئی خبر نہین ہی مگر بندہ نے خدا تعالیٰ کی مناجات مین
رغبت کر کر نماز سے جسکے مطلق فضیلت شریعت مین وارد ہے تبرع اور سلوک کیا
اور تطوع تبرع کو کہتے ہین تو گویا بندہ نماز تطوع سے تبرع کرتا ہے کہ اوسکی طرف
بلایا نہین گیا اگرچہ مطلق نماز کیطرف بلایا گیا ہے اور تینون قسمونکو نفل اسلئے
کہتے ہین کہ نفل کے معنے زیادتی کے ہین اسطرح ہے کہ یہ سب فرائض سے کہ اصل

اصول اور راس المال ہین زائد ہین پس ان قسمون مین سے ہر قسم کے درجے اور ستقد
فضل مین مختلف ہین جسقدر کہ اخبار و آثار جنسے اونکا فضل معلوم ہوتا ہے اونکے
باب مین وارد ہین اور جسقدر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ مواظبت فرمائے
ہے اور جسقدر کہ اونکے باب مین حدیثین صحیح اور مشہور ہین اسی بنا پر ہم کہتے ہین
کہ جماعتونکے سنتین تنہائی کی سنتون سے افضل ہین اور جماعت کی سنتون مین
سب سے افضل عید کی نماز پہر گہن کی نماز پہر استسقا کی نماز ہے اور تنہائی کی سنتون
مین سے افضل وتر ہے پہر فجر کی دونون سنتین پہر انکی بعد اور سنتین موکدہ حسب
مراتب ہین اور واضح ہو کہ نوافل اپنی متعلقات کی جہت سے دو قسم کی ہین اول وہ
کہ اسباب سے متعلق ہین جیسے کسوف اور استسقا دوسرے وہ ہین کہ اوقات سے
متعلق ہین اور انکی تین قسمین ہین اسطرح کہ یا دنرات کی مکرر ہونے سے وہ سنت
مکرر ہوتی ہے یا ہفتہ کی دوبارہ کے آنے سے یا سال کے مکرر ہونے سے پس
سب قسمین نفلون کی چار ہوئین **قسم اول** جو دنرات کی نئے ہونے سے ہوتے
ہین وہ آٹھہ ہین پانچ تو نماز پنجگانہ کی سنتین ہین اور تین انکے سوا یعنے چاشت
مغرب اور عشا کے درمیان کے نفلین اور تہجد **اول صبح کی سنتین** ہین
اور وہ دو ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا
وَمَا فِیْہَا مسلم بروایت عائشہ یعنے فجر کے دو رکعتین دنیا و ما فیہا سے بہتر ہین
انکا وقت صبح صادق کے اٹہنے سے شروع ہو جاتا ہے دوسرے ظہر کی
سنتین ہین اور وہ چھہ رکعتین ہین دو بعد فرضون کے اور چار پہلے اور یہ دو
رکعتین سنت موکدہ ہین اور وہ چار بہی سنت ہین مگر اونکی نسبت کم ہین ابو ہریرہ

نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو شخص چار رکعتین آفتاب کے ڈہلنے
کے بعد پڑہے اور قرأت اور رکوع اور سجدہ اچہی طرح کرے تو اوسکے ساتہ ستر ہزار
فرشتے نماز پڑہتے ہین اور رات تک اوسکی لئے دعاے مغفرت کرتے ہین اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد چار رکعتین کبہی نہ چہوڑتے تہے اور اونکو لمبی پڑہتے تہے
اور فرمایا کرتے کہ دروازے آسمان کے اس ساعت مین کہلتے ہین تو مین پسند کرتا ہون
کہ میرا کوئی عمل اومین اوپر جاے اس حدیث کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
نے روایت کیا اور راوی اسکی صرف وہی ہین اور اس مضمون پر وہ حدیثین بہی
دلالت کرتے ہے جو ام المومنین ام حبیبہ نے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو
کوئی دنمین بارہ رکعتین فرضون کے سوا پڑہے اوسکے لئے ایک مکان جنت مین
بنایا جائیگا دو رکعتین فجر کے پیشتر اور چار ظہر سے پہلے اور دو اوسکے بعد اور دو
عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور حضرت ابن عمر رضنے فرمایا کہ مینے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک دنمین دس رکعتین یاد کی ہین اور تفصیل اوسطرح
کے کہ جو ام المومنین حبیبہ نے بیان کی تہی مگر فجر کی دو رکعتون مین فرمایا کہ یہ وقت
ایسا تہا کہ اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی نجاتا تہا مگر مجہسے میری
بہن ام المومنین حفصہ رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے گہر مین
دو رکعتین پڑہتے تہے پہر نکلتے تہے اور حضرت ابن عمر رض نے اپنے حدیث مین ظہر
سے پہلے دو رکعتین کہی ہین اور عشا کی بعد دو رکعتین بیان کین اسصورت مین
ظہر سے پہلے کے دو رکعتین منجملہ چار کے زیادہ موکد ہوگئین اور ان رکعتون کا وقت
آفتاب کے زوال پر آجاتا ہے تیسرے عصر کے وقت کی نوافل وہ چار رکعتین عصر سے

بخاری و مسلم

پیشتر ہین حضرت ابوہریرہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا
رحم اللہ عبدًا صلے قبل العصر اربعًا یعنی اللہ تعالی رحم کرے اوس بندہ پر جو عصر
کے پہلے چار رکعتین پڑہے پس انکا پڑہنا اس توقع سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی دعا مین داخل ہو جاوے مستحب موکد ہے اس نظر سے کہ آپکی دعا بیشک مقبول ہوگی اور
آپنے عصر سے پہلے کی رکعتون پر اتنی مواظبت نہین فرمائی جتنی ظہر سے پہلے کی دو
رکعتون پر کی ہے چوتہے مغرب کے وقت کی سنتین اور وہ فرض کے بعد دو رکعتین
ہین انمین روایت مختلف نہین ہوئی پانچوین عشا کی نفل اور وہ فرضون کے
بعد چار رکعتین ہین حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد
عشا کی چار رکعتین پڑہتے تہے اور سو رہتے تہے اور بعض علما نے سب احادیث سے
یہ اختیار کیا ہے کہ نوافل کی شمار ستّرہ ہونے چاہئے جیسے فرضونکے تعداد ہے یعنی
دو رکعتین فجر سے پیشتر اور چار ظہر سے پہلے اور دو اوسکے بعد اور چار عصر سے پہلے
اور دو مغرب کے بعد اور تین عشا کے بعد اور وہ وتر ہین اور جب نوافل کی باب مین
جو حدیثین وارد ہین جان چکے تو اونکے شمار معین کرنیکے کیا معنے ہین کیونکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز ایک خیر ہے رکہی ہوئی پس جو چاہے زیادہ کر لے
اور جو چاہے کم کر لے اس سے معلوم ہوا کہ ہر طالب ان نمازون مین سے اوسیقدر اختیار
کرتا ہے جتنے رغبت اوسکو خیر مین ہوتی ہے اب معلوم ہوا کہ ان نوافل مین بعض
موکد زیادہ ہین اور بعض کم تو موکد ترکا چہوڑنا بعید ہے خصوصًا اس صورت مین
کہ فرضون کی تکمیل اون سے ہوتی ہے جو کوئی نوافل زیادہ نہ پڑہیگا کیا عجب ہے
کہ اوسکے فرض کسر دار رہجاوین اور اونکا نقصان بی تدارک رہ جاوے چہٹے وتر و تہجد ہے

حضرت انس بن مالک رضی نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی بعد تین
رکعتونکا وتر پڑھتے تھے اول مین سبح اسم ربک الاعلے دوسری مین کافرون تیسری مین اخلاص
پڑھا کرتے تھے راقم الحروف کہتا ہے کہ باب وتر مین امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے
بہت کچھ لکھا ہے مینے بخیال طوالت اوسکو ترک کیا دوسرا بیان راتکے جاگنے اور
عبادت کرنیکے بیان مین آیتین اسباب مین یہ ہین اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُومُ
اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ الآیۃ اور فرمایا اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ
اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيلًا اور فرمایا تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اور فرمایا
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ
رَبِّهٖ اور فرمایا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا اور فرمایا وَاسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ بعضون نے اس نماز کو شب کی نماز کہا ہے کہ اوسپر صبر کرنے سے
مجاہدہ نفس مین استعانت کیجاتی ہے اور احادیث بہی اسکی فضائل مین بہت ہین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ شیطان تم مین سے ایک شخصکے گدی
(ابوہریرہ بروایت بخاری ومسلم)
جب سوتا ہے تین گرہین لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہی پہونک دیتا ہے کہ ابہی رات
باقی ہے سو رہ پس اگر وہ شخص جاگے اور خدا تعالے کا ذکر کرے تو ایک گرہ کہلجاتی
ہے اور اگر وضو کرے تو دوسری گرہ ڈہیلی ہوتی ہے اور اگر نماز پڑہے تو تیسری
گرہ کہلجاتی ہے اور صبحکو سرور کے ساتھ طیب النفس اوٹہتا ہے ورنہ نفس کا خبیث
اور سست اوٹہتا ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
(ابن مسعود بروایت بخاری ومسلم)
سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ تمام رات سوتا رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی آپنے فرمایا
کہ اس شخصکے کان مین شیطان نے پیشاب کردیا اور ایک حدیث مین ارشاد فرمایا

کہ شیطان کے پاس ایک غلاس اور ایک چٹنی اور ایک انجن ہے جب وہ کسیکو ہلاک
سونگھا دیتا ہے تو اوسکو عادت بُری ہو جاتی ہے اور جسوقت چٹنی چٹاتا ہے او سکے
زبان تیز اور فحش ہو جاتی ہے اور جب انجن لگا دیتا ہے تو رات کو صبح تک سوتا رہتا ہے
اور فرمایا کہ دو رکعتین اگر بندہ پچھلی رات کے درمیان مین پڑہے تو اوسکے لئے دنیا
و ما فیہا سے بہتر ہین اور اگر مین اپنی امت پر اونکو مشکل نہ جانتا تو اونپر اون دونون
رکعتون کو فرض کر دیتا اور حدیث صحیح مین حضرت جابر رضہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃً لَا یُوَافِقُہَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ
اللّٰہَ تعالیٰ فِیہَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ اور ایک روایت مین یہ الفاظ ہین یَسْأَلُ
اللّٰہَ خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَ ذٰلِکَ فِی کُلِّ لَیْلَۃٍ
اور مغیرہ بن شعبہ رضہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا کہڑے
ہوئے کہ آپکے پاون پہٹ گئے لوگون نے عرض کیا کہ آپکے تو اگلے پچہلے سب گناہ
بخشے گئے آپ اتنی مشقت کیون فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ کیا مین بندہ شکر گزار
نہون اسکے مضمون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جواب آپکا رتبہ کی زیادتی سے
کنایہ ہے اسلیئے کہ شکر باعث مزید نعمت ہین ہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے
لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اور حضرت ابو ہریرہ رضہ کو آپنے ارشاد فرمایا کہ تم اگر
یہ چاہتے ہو کہ خدا تعالے کی رحمت تمپر زندہ رہنے اور مردہ ہونے اور قبر مین
رہنے اور مرنے کے بعد بھی اوٹھنے کے حال مین رہے تو رات سے اوٹھکر نماز پڑہ
اور اس نماز سے اپنے پروردگار کی رضا چاہو اے ابو ہریرہ اپنے گھر کے کونے مین
نماز پڑہو تمہارے گھر کا نور آسمان مین ایسا ہو گا جیسے چہوٹے اور بڑے

ستارون کی روشنی زمین کے باشندون کے پاس ہے اور فرمایا کہ رات کی عبادت کو
اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تمسے پیشتر کی نیکبختون کا طریقہ ہے اور اوسمین یہ خوبیان
ہین کہ خدا تعالی کے نزدیک ہوتا اور گناہونکا دور ہونا اور بدن مین بہی روگ کا
دفع رہنا اور گناہون سے محترز رہنا اوس سے نصیب ہوتا ہے اور فرمایا کہ جس شخص کی
عادت راتکو نماز پڑہنے کی ہو اور نیند اوسپر غالب ہوجاوے اور نہ پڑہ سکے تو اوسکے لئے
ثواب اوسکی نماز کا لکہا جاویگا اور سونا اوسکو فائدہ ہین تا اب ذکر نماز کا کیا جاتا ہے
جاننا چاہیئے کہ نماز تہجد سنت موکدہ ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی اسکو ترک
نہین فرمایا اور اگر کبہی یہ نماز فوت ہوگئی تو دنکو بارہ رکعتین قضا کین اور یہ
چار رکعتون سے کمتر اور بارہ رکعتون سے زیادہ ثابت نہین آپ بعد تہجد کے
وتر پڑہتے تہے اور یہی سنت ہے جسکو اپنی نفس پر بہروسا ہو وتر بعد تہجد کے
آخر شب پڑہے ورنہ نماز عشا کی بعد پڑہ لے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی تہجد کی نماز
مع وتر سات رکعتین پڑہین اور کبہی گیارہ اور کبہی تیرہ اور کبہی ہر دوگانہ مین
نیا وضو مسواک کی ساتہ کیا اور سو رہے اور پہر اوٹہے - اور طول قیام تہجد مین
اتنا فرمایا کہ پای مبارک ورم کرکے پہٹ گئے چنانچہ اسکا ذکر اوپر بہی گزرا اور
کبہی چار رکعتین پڑہین اول رکعت مین سورۂ بقر دوسری مین سورۂ آل عمران
تیسری مین سورۂ نسا چوتہی مین سورۂ مائدہ جسقدر قیام کرتے اوسیقدر
رکوع وسجود و قومہ جلسہ فرماتے اور کبہی ایک رکعت مین یہ چارون سورتین پڑہی ہے
جمع کین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر مین تمام قرآن ختم کیا
ہے لیکن مستحب یہی کہ ہر روز اتنا پڑہے کہ ہمیشہ نبہہ سکے مہینے مین ایک ختم یا دو

یا تین کرے اور اکثر صحاب سات شب مین ختم کرتے تھے اول شب مین تین سورتین
سورہ بقر آل عمران نسأ دوسری شب مین پانچ سورتین پہر سات سورتین
پہر نو پہر گیارہ پہر تیرہ پہر آخر قرآن تک پڑہتے اس ختم کو منی بشوق کہتے ہین
اور قرآن ترتیل سے پڑہے اور اگر قرآن یاد نہو جو سورتین یاد ہون وہی پڑہا کرے

ساتوین نماز چاشت نماز چاشت کہ اوسپر مواظبت کرنی عمدہ اور افضل
اعمال مین سی ہے اور شمار اوسکی رکعتون کی زیادہ سے زیادہ آٹہہ رکعتین منقول
ہین حضرت ام ہانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بہن سی مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے چاشت کی آٹہہ رکعتین پڑہین اور اونکو طول دیا اور اچہی طرح پڑہا
اور یہ شمار اور کسی راوی نے نقل نہین کی حضرت عائشہ رضہ نے ذکر فرمایا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نماز چاشت کی چار رکعتین پڑہا کرتے تھے اور کبہی کچہہ زیادہ بہی
کر دیتے تہے حضرت عائشہ رضہ نے زیادتی کی حد بیان نہین کی اتنا معلوم ہوا کہ
آپ چار رکعتون پر مواظبت فرماتے تہے اس سی کم نکرتے تہے اور کبہی کچہہ بڑہا بہی
دیتے تہے اور ایک حدیث مفرد مین مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز چاشت
کی چہہ رکعتین پڑہتے تہے اور حضرت علی رضہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نماز چاشت کی چہہ رکعتین دو وقتون مین پڑہتے تہے ایک جب آفتاب نکلکر
اونچا ہوتا تو آپ کہڑے ہو کر دو رکعتین پڑہتے اور یہ نمازون کے دوسرے ورد کا
شروع ہے جیسا کہ عنقریب مذکور ہوگا دوم جسوقت آفتاب پہیلتا اور چہارم
آسمان پر شرق کیجانب سی ہوتا اوس وقت آپ چار رکعتین پڑہتے غرض کہ
اول دوگانہ اوسوقت تہا کہ آفتاب بمقدار نصف نیزہ کے اونچا ہوتا اور دوسرے

نماز بہر دن چڑہے بمقابل عصر کی نماز کے ہوتے کہ عصر کا وقت پہر دن رہے ہوتا ہے
اور ظہر دو پہر دن ڈہلے تو چاشت اوسوقت ہوئی کہ آفتاب کے نکلنے سے زوال
تک کے وقت کو آدہا کرکے پڑہیے جائے جیسے زوال سے غروب تک کے وقت کو آدہا
کرنے پر عصر ہوتی ہے اور یہ وقت افضل ہے حاصل یہہ ہے کہ آفتاب کے اونچا ہونے سے
زوال کے بیشتر تک چاشت کا وقت ہے **آٹھوین** مغرب و عشا کے درمیان کے
نوافل یہہ بہی سنت موکدہ ہین اور اونکے شمار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل
مبارک سے چہہ رکعتین منقول ہین اور اس نماز کا ثواب بہت بڑا ہے اور بعضون
نے کہا ہے تَتَجَافىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سے یہی نماز مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جوکوئی مغرب اور عشا کے درمیان نماز
پڑہے تو یہ نماز خدا کیطرف رجوع کرنیوالون کی نماز ہے اور فرمایا کہ جو شخص مغرب اور
عشا کے درمیان مین اپنے نفس کو جماعت والی مسجد مین روکے اور نماز و قرآن کے
سوا اور گفتگو نکرے تو اللہ تعالے پر حق ہے کہ اوسکے لئے جنت مین دو محل بنائے
کہ ہر محل کا فاصلہ اونمین سے سو برس کا ہو اور اوسکے لئے اون دونون کے درمیان
مین اتنے درخت لگائے کہ اگر زمین کے باشندے اونمین پہرین تو سبکے گنجایش
ہوجا دوسری قسم نوافل کے وہ ہے کہ ہفتہ کے مکرر ہونے سے آتے جاتے ہین
اور وہ ساتون روز کے اور اونکے راتون کی نمازین ہین کہ ہر روز و شب کی
جدا جدا ہین اول اب ہم اتوار سے شروع کرتے ہین * **اتوار**
حضرت ابو ہریرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا
جوکوئی یکشنبہ کے روز چار رکعتین پڑہے ہر رکعت مین الحمد اور آمن الرسول

ایکبار اللہ تعالے اوسکے لئے موافق شمار ہر نصرانی مرد اور نصرانی عورت کے
حسنات لکھیگا اور اوسکو ایک نبی کا ثواب عنایت کریگا اور ایک حج و عمرہ اوسکے
لئے لکھیگا اور ہر رکعت کے بدلے ہزار نمازونکا ثواب عطا فرمائیگا اور جنت مین
اوسکو ہر حرف کے عوض ایک شہر مشک خالص کا دیگا ۔ اور حضرت علی رضی عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یکشنبہ کے روز نماز کی کثرت سے
خدا تعالے کی توحید کرو کیونکہ وہ واحد لاشریک ہے پس جو کوئی یکشنبہ کے روز ظہر کے
فرض اور سنتون کے بعد چار رکعتین پڑہے اول مین الحمد اور الم سجدہ اور دوسری
مین الحمد اور سورہ ملک پڑہکر التحیات پڑہ کے سلام پہیرے پہر کہڑا ہوکر دو رکعتین
اور پڑہے اور اول مین سورہ الحمد اور سورہ جمعہ اور دوسری مین بہی یہی دونون
سورتین پڑہے اور اللہ تعالے سے اپنی حاجت مانگے تو اللہ تعالی پر اوسکی حاجت کا
پورا کرنا لازم ہوگا پیر حضرت جابر رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص دوشنبہ کے روز آفتاب کے اونچا ہونیکے وقت دو
رکعتین پڑہے ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی ایکبار اور اخلاص قل ہو اللہ اور
معوذتین ایک ایکبار اور جب سلام پہیرے دس بار استغفار اور دس بار درود
پڑہے تو اللہ تعالے اوسکے سب گناہ بخشدے ۔ اور حضرت انس بن مالک رض آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا جو کوئی دوشنبہ کو بارہ رکعتین
پڑہے ہر رکعت مین الحمد اور آیۃ الکرسی ایک ایکبار اور نماز سے فارغ ہوکر سورہ
اخلاص اور استغفار بارہ بارہ مرتبہ پڑہے تو قیامت کے روز پکارا جائیگا کہ
فلان ابن فلان کہان ہے اوٹھے اور اپنا ثواب خداتعالے سے لے لے

پس اول ثواب یہ ہوگا کہ ہزار لباس بہشتی دیئے جائینگے اور تاج سر پر کہا جائیگا
اور حکم ہوگا کہ جنت مین داخل ہو پہر ہزار فرشتے استقبال کو جدا جدا ہدیہ لیکر آئینگے
اور اوسکے ساتہ ساتہ رہین گے یہانتک کہ ہزار نور کے محلون مین دورہ کرے کہ جو
چمکتے ہوئے ہونگے **منگل** یزید رقاشی رح حضرت انس رض سے راوی ہین اور وہ
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا[۱] کہ جو کوئی سہ شنبہ کے
روز دوپہر ہونیکے قریب اور بعض روایت مین ہے کہ آفتاب کے اونچا ہونیکے وقت
دس رکعتین اسطرح پڑہے کہ ہر رکعت مین الحمد اور آیۃ الکرسی ایک ایکبار اور اخلاص
تین بار تو اوسکے ذمہ ستر دن تک گناہ نہ لکھا جاویگا پس اگر ستر دن کے درمیان
مین مریگا تو شہید مریگا اور اوسکے ستر برس کے گناہ بخشدیئے جائینگے **بدہ**
ابو ادریس خولانی حضرت معاذ بن جبل رض سے راوی ہین کہ اونہون نے
فرمایا کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے[۲] کہ جو شخص چہار شنبہ کے
روز دن چڑہے بارہ رکعتین پڑہے اور ہر رکعت مین الحمد اور آیۃ الکرسی
ایک ایکبار اور اخلاص تین اور معوذتین تین تین بار پڑہے تو اوسکو عرش کے
پاس سے فرشتہ پکارتا ہے کہ اے اللہ کے بندے عبادت پہر کر کہ تیرے
پہلے گناہ بخشدیئے گئے اور اللہ تعالے اوسپر سے عذاب قبر اور اوسکا اندہیرا
اور تنگی دور کریگا اور قیامت کی سختیان اوس سے اوٹہا لیگا اور اوسی روز سے
اوسکے لئے ایک پیغمبر کا عمل اوپر چڑہا کریگا **جمعرات** حضرت عکرمہ حضرت
ابن عباس رض سے راوی ہین اور وہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے
فرمایا[۳] کہ جو شخص پنجشنبہ کے روز ظہر و عصر کے درمیان مین دو رکعتین پڑہے

اول مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی تین بار اور دوسری مین الحمد ایکبار اور اخلاص سو بار
اور سو بار درود پڑہے تو اللہ تعالے اوسکو ثواب اوس شخص کا عنایت فرمائیگا
جسنے رجب اور شعبان اور رمضان کے روزہ رکہے ہون اور اوسکو خانہ کعبہ کے
حج کرنیوالے کا ثواب ہوگا اور اللہ تعالے اوسکے لئے اون لوگونکے شمار کے
موافق جو ایمان لائے ہین اور توکل کرتے ہین ثواب لکھیگا جمعہ حضرت علی رض
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا کہ جمعہ کے دنمین ایک نماز
ہے جو بندہ ایماندار آفتاب کے نکل آنے اور مقدار ایک نیزہ کے یا زیادہ
اونچا ہولنے پر کہڑا ہو اور وضو اچہی طرح کرے اور نماز چاشت کے دو رکعتین
ایمان اور طلب ثواب کی روسے پڑہے تو اللہ تعالے اوسکے لئے دوسو نیکیان
لکھیگا اور دوسو خطائین مٹائیگا اور جو کوئی چار رکعتین پڑہے اللہ تعالے
اوسکے چارسو درجہ جنت مین بلند کریگا اور جو شخص آٹھہ رکعتین پڑہے اوسکی
آٹھہ سو درجہ جنت مین بلند کریگا اور اوسکے سب گناہ بخشدیگا اور جو کوئی بارہ
رکعتین پڑہے اوسکے لئے بارہ سو نیکیان لکھے اور بارہ سو برائیان نامہ اعمال
سے دور کریگا اور جنت مین بارہ سو درجہ بلند کریگا اور نافع رض حضرت ابن عمر
رض سے راوی ہین اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین
کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز مسجد جامع مین داخل ہوا اور چار رکعتین
دوگانہ جمعہ سے پیشتر پڑہے اور ہر رکعت مین الحمد اور پچاس بار اخلاص پڑہے
تو وہ جب مریگا کہ اپنا ٹہکانا جنت مین دیکھہ لیگا یا اوسکو دکھلا دیا جائیگا
ہفتہ حضرت ابوہریرہ رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے

فرمایا کہ جو کوئی شنبہ کے روز چار رکعتین پڑہے ہر رکعت مین ایکبار الحمد اور تین بار
سورۂ کافرون پڑہے اور نماز سے فارغ ہوکر آیۃ الکرسی پڑہے تو اللہ تعالے اوسکے لیے
لئے ہر حرف کے بدلے ایک حج اور عمرہ کا ثواب لکہیگا اور ہر حرف کے بدلے ایک
برس کے دنون کے روزون اور راتون کی شب بیداری کا ثواب عنایت کریگا
اور ہر ایک حرف کے عوض ایک شہید کا ثواب دیگا اور پیغمبرون اور شہیدون کے
ساتہ عرش کے سایہ تلے رکہیگا ✤ **اب اتون کا حال سننا چاہیئے**
اتوار کی رات حضرت انس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے
فرمایا کہ جو شخص اتوار کی رات کو بیس رکعتین پڑہے ہر رکعت مین الحمد اور پچاس بار
اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑہے اور سو بار استغفار پڑہے اور اپنے
لئے اور ماں باپ کے لئے سو دفعہ دعاے مغفرت کرے اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم پر سو بار درود بہیجے اور اپنی قوت وطاقت سے علیحدہ ہوکر خدا تعالے
کی قوت وطاقت کیطرف التجا کرے پہر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى
كَلِيْمُ اللّٰهِ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيْبُ اللّٰهِ
تو اوسکو موافق شمار اون لوگون کے جو خدا تعالے کے لئے اولاد کے قائل ہین
اور جو اوسکے لئے اولاد کے قائل نہین ثواب ملیگا اور قیامت کے روز اللہ تعالے
اوسکو امن والونکے ساتہ اوٹہائیگا اور اللہ تعالے پر لازم ہوگا کہ اوسکو جنت
مین پیغمبرون کے ساتہ داخل کرے **پیر کی رات** حضرت انس رض
سے راوی ہین کہ اونہون نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

جو شخص سیر کی راتکو چار رکعتین پڑہے اوّل مین الحمد اور دس بار اخلاص
دوسری مین الحمد اور بیس بار اخلاص تیسری مین الحمد اور تیس بار اخلاص
چوتہی مین الحمد اور چالیس بار اخلاص پڑہے پہر سلام پہیر کر پچہتر بار اخلاص
پڑہے اور اپنے لئے اور ماں باپ کے لئے پچہتر بار دعاے مغفرت کرے پہر اللہ تعالے
سے حاجت مانگے تو اللہ تعالے پر ٹہہرا ہوا ہے کہ اوسکو جو مانگے وہ دے اور
اس نماز کو نماز حاجت کہتے ہین **منگل کی رات** مین دو رکعتین پڑہے
ہر رکعت مین الحمد اور اخلاص اور معوذتین پندرہ بار اور سلام کے بعد
آیۃ الکرسی پندرہ بار اور استغفار پندرہ بار۔ حضرت عمر رض آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے راوی ہین کہ جو شخص منگل کی رات مین دو رکعتین پڑہے ہر ایک
مین ایکبار الحمد اور انا انزلنا اور قل اللہ سات سات بار پڑہے تو اللہ تعالے
اوسکی گردن دوزخ سے آزاد کرے اور قیامت کے روز جنت کیطرف اوسکا
راہبر ہو **بدہ کی رات** حضرت فاطمہ رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی
ہین کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص بدہ کی رات مین چہہ رکعتین تین سلاموں سے ادا
کرے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد قل اللہم مالک الملک سے دو آیتوں تک
پڑہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو ستر بار کہے جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا ھُوَ
اَھْلُہٗ یعنی بدلہ دے اللہ تعالے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماریطرف سے وہ بدلہ
جو اوسکے شان کی لایق ہے تو اللہ تعالے اوسکے ستر برس کے گناہ بخشدیگا
اور اوسکے لئے دوزخ سے بری ہونا لکھدیگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے یہہ بہی مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو کوئی بدہ کی راتمین دو رکعتین پڑہے

اول مین الحمد اور دس بار قل اعوذ برب الفلق اور دوسری مین الحمد کے بعد
دس بار قل اعوذ برب الناس پھر سلام پھیر کر دس بار استغفار اور دس بار
درود شریف پڑھے تو ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے اوترین اور اوسکے
ثواب کو قیامت تک لکھین **جمعرات کی رات** حضرت ابوہریرہ رض
فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعرات کی رات
مین مغرب و عشا کے درمیان مین دو رکعتین پڑھے ہر رکعت مین الحمد اور
پانچ بار آیۃ الکرسی اور پانچ بار اخلاص اور پانچ بار معوذتین یعنی قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور نماز سے فارغ ہوکر پندرہ بار استغفار پڑھکر
اوسکا ثواب اپنے مان باپ کو بخشدے تو جو حق اونکا اوسکے ذمہ تھا وہ اوسنے ادا
کیا اگرچہ اونکی نافرمانی کی ہو اور اللہ تعالے اوسکو وہ چیز عنایت کریگا
جو صدیقون اور شہیدونکو کریگا **جمعہ کی رات** حضرت جابر رض فرماتے
ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی راتکو مغرب و
عشا کے درمیان مین بارہ رکعتین اداکرے ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور
اخلاص گیارہ بار پڑھے تو گویا اوسنے خداتعالے کی عبادت بارہ برس
اسطرح کی کہ دنکو روزہ رکھا اور راتکو شب بیداری کی۔ اور حضرت انس رض
فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات
نماز عشا جماعت سے پڑھے اور دونون سنتین پڑھے اور بعدہ دس رکعتین
پڑھے کہ ہر ایک مین الحمد اور قل ہو اللہ اور معوذتین ایک ایکبار پڑھکر پھر تین
رکعتین وتر کی پڑھے اور اپنے داہنی کروٹ پر قبلہ رخ سورہے تو گویا ساری

شب قدر کی شب بیداری کی - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے کہ
روشن رات اور منور روز مین مجہپر درود زیادہ پڑہا کرو یعنی جمعہ کی رات اور
جمعہ کے دن مین **ہفتہ کی رات** حضرت انس رض فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہفتہ کے رات مین مغرب و عشا کے درمیان بارہ
رکعتین پڑہے تو اوسکے لئے ایک محل جنت مین بنا جائے اور گویا کہ ہر ایک
مومن مرد اور عورت پر خیرات کری اور یہودی ہونے سے بری ہوا اور اللہ تعالی
پر حق ہے کہ اوسکو بخشدے * **تیسری قسم** وہ نوافل جو سال کے دوبارہ
ہی یعنی مکرر ہوتے ہین اور وہ چار ہین عیدین کی نماز اور تراویح اور نماز رجب
اور نماز شعبان **اول عیدین کی نماز** یہ نماز سنت موکدہ ہے اور دین کا
ایک شعار ہے امام محمد غزالی رح نے اسکا حال بالتفصیل لکہا ہے لیکن چونکہ
اوسکی کیفیت مشہور ہے مؤلف نے اوسکو ترک کیا **دوسری تراویح**
اور وہ بیس رکعتین سنت موکدہ ہین اور اونکی کیفیت بہی مشہور ہے
اوسکو بہی چہوڑ دیا **رجب کی نماز** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باسناد
مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو کوئی رجب کے اول پنجشنبہ کو روزہ رکہی پہر مغرب
اور عشا کے درمیان بارہ رکعتین دو دو رکعتین ایک سلام سی جدا کرکے پڑہے
ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور سورہ قدر تین بار اور اخلاص بارہ مرتبہ اور
جب نماز سے فارغ ہو تو مجہپر ستر بار اسطرح درود بہیجے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ پہر سجدہ کرے اور ستر بار کہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا
وَرَبُّ الْمَلٰۤئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پہر سر اوٹہائے اور ستر بار کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

وتجاوز عما تعلم انک انت العلی الاعظم پھر دوسرا سجدہ کرے اور جیسا
پہلے سجدہ مین کہا تھا ویسا ہی کہے اور سجدہ مین حاجت مانگے انشاء اللہ تعالیٰ
پوری ہوگی اور آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ نماز پڑھیگا اللہ تعالیٰ اوسکے
سب گناہ بخشدیگا اگرچہ سمندر کے جھاگ اور ریت کے شمار اور پہاڑون کے
وزن اور درختون کے پتون کے برابر ہون اور قیامت کے دن اپنی خاندان
کے سات سو آدمیون کی شفاعت کریگا جو مستحق دوزخ کے ہونگے ۔ غرضکہ
یہ نماز مستحب ہے اور ہمنے اوسکو تیسری قسم مین اسلیئے بیان کیا کہ سال کے مکرر ہونے
سے مکرر ہوتے ہے اور ہرچند یہ نماز تراویح اور نماز عید کے درجہ کو نہین پہنچے
اسلیئے کہ اسکو آحاد نے نقل کیا ہے مگر ہمنے قدس الونکو دیکھا ہے کہ سب اسپر
مداومت کرتے ہین اور اسکا چھوڑ ناگوارا نہین کرتے اسلیئے ہمکو بھی اسکا بیان
کرنا اچھا معلوم ہوا **شعبان کی نماز** ماہ شعبان کی پندرہوین شبکو
سو رکعتین ایک ایک سلام مین دو دو پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد
گیارہ بار اخلاص پڑھے اور اگر چاہے تو دس رکعتین ہر رکعت مین الحمد کے
بعد سو بار سورۂ اخلاص پڑھے یہ نماز بھی اور نمازون کے ضمن مین مروی
ہے سلف کے اکابر اسکو پڑھا کرتے تھے اور اسکو صلوۃ خیر کہتے تھے اور اسکے
لئے جمع ہوا کرتے تھے اور جماعت سے بھی پڑھتے تھے اور حضرت حسن بصری رح
راوی ہین کہ مجھسے تیس صحابہ رض نے حدیث بیان کی کہ جو شخص اس نماز کو
اس رات مین پڑھیگا اللہ تعالےٰ اوسکی طرف ستر بار نظر فرمائیگا اور ہر نظر
مین ستر حاجتین پوری کریگا ادنین سے ادنے مغفرت ہے **چوتھی قسم**

نوافل کی وہ ہین کہ عارضی اسباب سی متعلق ہون اور وقتون سے وابستہ
نہون اور وہ نو نمازین ہین مثل نماز خسوف اور کسوف اور مینہ کے لئے
اور تحیۃ المسجد اور دو گانہ وضو اور اذان و تکبیر کے درمیان کا دوگانہ اور
گہر سے نکلتے وقت اور گہر مین آنیکے وقت کا دوگانہ اسیطرح اور نمازین ہین
اور ہم انمین سے وہ لکہتے ہین جو ہمکو اسوقت یاد ہین اول گہن کی نماز
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ
اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ
فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ یہ آپنے اوسوقت فرمایا تہا کہ آپکے
صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوگئی تہی اور سورج کو
گہن لگا تو لوگون نے کہا کہ اونکی موت کی وجہ سے سورج گہن ہوا ہے۔
اس نماز کی کیفیت یہ ہے کہ جب سورجکو گہن لگے خواہ ایسے وقت مین ہو
جسمین نماز مکروہ ہے خواہ جسمین مکروہ نہو تو آوازہ دیجائے کہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ
اور امام لوگونکو مسجد مین دوگانہ پڑہائے اور ہر رکعت مین دو رکوع کرکر
کہ اول کا رکوع بڑا ہو اور دوسرا چہوٹا اور قرأت پکار کر نہ پڑہے پس پہلی رکعت کے
اول قیام مین الحمد اور سورۂ بقر پڑہے اور رکوع اول کے بعد دوسرے قیام مین
الحمد اور آل عمران پڑہے اور دوسری رکعت کی اول قیام مین الحمد اور سورۂ
نسا اور دوسرے قیام مین فاتحہ اور مائدہ پڑہے یا قرآن مین سے جو چاہے
اتنا ہی پڑہے اور اگر ہر قیام مین سورۂ فاتحہ ہی پر اکتفا کرے تو بہی مضائقہ
نہین اور طول کرنے سے نماز مین یہ مقصود ہے کہ آفتاب گہن سے صاف ہوجانے

اور اول رکوع مین بقدر سنو آیتون کے تسبیح کرے اور دوسرے مین انہی آیتونکے
برابر اور تیسرے مین ستر کے مقدار اور چوتھی مین پچاس کے موافق اور چاہیئے کہ
سجدہ موافق رکوع کے ہو جیسے جس رکعت مین رکوع ہون ویسے ہی سجدے
ہون پھر نماز کے بعد دو خطبہ پڑہے اور اونکے درمیان مین بیٹھے اور دونون
خطبون مین لوگونکو صدقہ دینے اور آزاد کرنے اور توبہ کرنے کا حکم کرے
اور یہی صورت چاندگہن مین کرے مگر اسمین قرأت پکار کر پڑہے کہ اسکی نماز
رات کو ہوگی اور اسکا وقت شروع چاندگہن سے اوسکے صاف ہونے تک ہے
اور سورج گہن کی نماز کا وقت اسطرح بہی جاتا رہتا ہے کہ گہن لگا ہوا ڈوب جاوے
اور اگر چاندکو گہن لگا ہوا ہو اور آفتاب نکل آئے تو اوسکا وقت جاتا رہیگا اسلیئے
کہ رات کا غلبہ جاتا رہا اور اگر چاندگہن کی حالتمین غروب ہو جاوے تو وقت
نہ جائیگا کیونکہ تمام رات قمر کی سلطنت ہی اور اگر چاند یا سورج نماز کے اندر
بالکل صاف ہو جائین تو نماز مختصر کرین اور جو شخص گہن کی نماز کا دوسرا رکوع
امام کے ساتہ پائے اوس سے وہ رکعت فوت ہوگئی اسلئے کہ اصل اول رکوع ہے
اگر وہ ملتا تو رکعت ملتی - امام ابوحنیفہ کے نزدیک خطبہ نہ پڑہے اور اگر جماعت
نہو تنہا دوگانہ یا چہارگانہ پڑہے اور یہی حال آندہی اور بہونچال وغیرہ کے
نماز کا ہے دوسری نماز استسقا اور یہ رائج ہے تیسری نماز جنازہ
کے کہ مشہور ہے چوتھے نماز تحیۃ المسجد ہے دو رکعتون یا زیادہ سے
یہ نماز سنت موکدہ ہے یہانتک کہ جمعہ کے روز اگر امام خطبہ پڑہتا ہو تب بہی
ساقط نہین ہوتی باوجودیکہ خطبہ سننا واجب کہا ہے اور اگر مسجد مین جا کر

فرض یا قضا مین مصروف ہوگیا تو تحیۃ المسجد ادا ہوگیا اور ثواب حاصل ہوا
اسلیئے کہ مقصود یہ ہے کہ شروع مسجد مین جانا ایسی عبادت سی خالی نہو جو
مسجد کے لئے خاص ہے تاکہ مسجد کا حق ادا ہو اور اسی وجہ سے مسجد مین بے وضو
جانا مکروہ ہے اور اگر مسجد مین سے ہوکر دوسری طرف جانیکو یا مسجد مین
بیٹھنے کے لئے داخل ہو تو چار بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاللهُ اَكْبَرُ کہلے کہتے ہین کہ انکا ثواب برابر دو رکعتون کے ہے پانچوین
نماز دوگانہ وضو مستحب ہے اسلیئے کہ وضو ایک ثواب ہے اور اوسکا مقصود
نماز ہے اور بے وضو ہونا ہر وقت لگا ہی رہتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ نماز سے
پہلے ہی آدمی بیوضو ہو جائے اور وضو کی محنت بیکار جائے اسلیئے مستحب ہے
کہ وضو کرتے ہی اوسکا مقصود جلدی سے ادا کرے اور یہ بات حضرت بلال رضہ
کی حدیث سے معلوم ہوئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین
جنت مین داخل ہوا تو بلال کو اوسکی اندر دیکھا مینے بلال سے پوچھا کہ تو
کسطرح مجھسے پہلے پہنچ گیا کہا مین اور کچھہ نہین جانتا صرف اتنا ہی کہ جب نیا
وضو کرتا ہون فوراً دو رکعتین پڑھتا ہون یا اوسیطرح فرمایا چھٹی نماز
گھر مین جانے اور باہر نکلنے کے وقت کا دوگانہ ہے ابو سلمہ رح حضرت
ابو ہریرہ رض سے راوی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو
اپنے گھر سے نکلے دو رکعتین پڑہ لے کہ یہ دونون تجھکو برے نکلنے سے مانع
ہونگی اور جب تو اپنے گھر مین داخل ہو تو دو رکعتین پڑہ وہ تجھکو برے
داخل ہونے سے روکین گی - اور ہر امر کی ابتدا جو خفیف نہو ایسی حکم مین

داخل ہی یعنی اوسکی ابتدامین دو رکعتین پڑہنی چاہئین اور اسیوجہ سی دوگانہ
احرام کے وقت اور دوگانہ سفر کے ابتدامین اور سفر کے رجوع کرنیکے وقت مسجد
مین دو رکعتین ادا کرنی گہر مین جانی سے پیشتر وارد ہین اور یہ سب دوگانہ
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ماثورہ ہین۔ اور بعض صلحا جب کوئی غذا
کہاتے یا پانی پیتے تو دوگانہ پڑہتے اسیطرح جو امر پیش آتا اوسمین ایسا ہی کرتے
فائدہ ہر کام کے شروع مین خدا یتعالی کا ذکر تبرگا چاہیئے۔ اور وہ تین
طرح پر ہے بعض افعال ایسی ہین کہ وہ کئی کئی دفعہ ہوتے ہین جیسے کہانا
اور پینا تو اوس مین شروع بسم اللہ سے چاہیئے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ فِیْھَا بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَھُوَ اَبْتَرُ دوسرے وہ امور ہین کہ بہت تو نہین ہوتے مگر اونمین وقعت
ہوتے ہے جیسے نکاح اور نصیحت کا شروع اور مشورہ وغیرہ تو انمین یہ مستحب ہے
کہ ان باتونکو خدا کی حمد سے شروع کرے مثلا نکاح پڑہانیوالا کہے کہ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مینے اپنے لڑکی تیرے
نکاح مین دی اور دولہہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مینے نکاح قبول کیا۔ اور صحابہؓ کی عادت تہی کہ پیام ادا
کرتے وقت اور نصیحت کی وقت اور مشورہ کے وقت اول حمد خدا کیا کرتے
تیسرے یہ کہ بہت نہون مگر ہونیکے بعد دیر پا ہون اور وقعت اونمین پائی
جاتی ہو جیسے سفر اور نئے مکان کا خریدنا اور احرام باندہنا اور دوسرے
امورات کی طرح تو ایسے کامون کے پیشتر دوگانہ پڑہنا مستحب ہے اور اون

سب مین سے اولے گہر مین سے باہر جانا اور گہر مین آنا ہے کہ وہ بھی ایک
چھوٹی سے سفر کی طرح ہے **ساتوین نماز استخارہ** جو شخص کسی کام کا
قصد کرے اور اوسکے انجام کو نجانتا ہو اور نہ یہ معلوم ہو کہ بہتری اوسکی
کرنے مین ہے یا نکرنے مین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
دو رکعتین پڑہے اول مین الحمد اور کافرون اور دوسری مین الحمد اور اخلاص
اور جب فارغ ہو دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ

الٰہی مین تجھسے بہتری مانگتا ہون تیری علم کی مدد سے اور تیری قدرت

بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ۰ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا

قدرت چاہتا ہون اور تجھسے سوال کرتا ہون تیرے بڑی فضل سے کہ تو بڑا قادر ہے اور مین

اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ

قادر نہین اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو پوشیدہ باتون کا جاننے والا ہے الٰہی

اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَ

تو جانتا ہے کہ یہہ کام میرے لئے دین مین اور دنیا مین اور

عَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَقَدِّرْهُ لِيْ ثُمَّ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ

انجام کار مین اور اوس جہان مین بہتر ہے تب تو اوسکے لئے میرے واسطے حکم کر اور اوسکو

بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ

مجھکو برکت دے اور اگر تو یہہ جانتا ہے کہ یہہ کام میرے لئے دین

وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ

اور دنیا اور انجام کار مین اور اوس جہان مین اور اس جہان مین برا ہے تو اوسکو مجھسے پھیر دے اور

اَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقَدِّرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کَانَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
مجھکو اوس سے پہیر دے اور میرے لئے جہان کہین بہلائی ہو مہیا کر دے پہر اوس سے مجکو راضی کر دیجیو تو ہر چیز پر
قَدِیْرٌ ○ اس حدیث کو جابر بن عبد اللہ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت
قادر ہے ۱۲ بخاری بروایت جابرؓ
صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو کامون مین استخارہ اسطرح سکہاتے تہے جیسے قرآن مجید کے
سورہ سکہاتی تہے اور ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ جب تم مین سے
کوئی کسی کام کا قصد کرے تو چاہیئے کہ دو رکعتین پڑہے پہر اوسکام کا نام لے
اور جو دعا مذکور ہے اوسکو مانگے بعض حکما نے کہا ہے کہ جسکو چار باتین
ملین وہ چار باتون سے محروم نرہیگا جسکو شکر ملا وہ زیادتی نعمت سے
جسکو توبہ نصیب ہوئی وہ قبول سی جسکو استخارہ ملا وہ خیر سے جسکو مشورہ
عنایت ہوا وہ صواب پر ہونے سے **آٹہوین نماز حاجت** جس شخص کو
معاملہ تنگ آپڑا ہو اور اوسکو دین و دنیا کی بہتری کی باہین ایک
ایسے کام کی ضرورت ہوی ہو کہ اوسپر مشکل پڑگیا ہو تو اوسکو چاہیئے کہ
نماز حاجت پڑہے چنانچہ وہیب بن الورد سے مروی ہے کہ اونہون نے
فرمایا کہ جن دعاؤن مین سے کہ نامقبول نہین ہوتین ایک یہ ہے کہ بندہ
بارہ رکعتین پڑہے ہر رکعت مین الحمد اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ
پڑہے اور فارغ ہو کر سجدہ کرے اور یہ دعا پڑہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ
پاک ہے وہ ذات جسنے لباس بنایا عزت کو اور بول ہوا اوسکا پاکی ہی اوسکو جسنے چادر بنایا بزرگی کو
وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِہٖ
اور بزرگ ہوا اوس سے پاک ہے وہ جسنے ہر چیز کو اپنے علم سے گہیر لیا

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَایَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ

پاک ہے وہ جسکے سوا دوسرے کو پاکی زیبا نہین پاک ہے احسان اور فضل والا

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ

پاک ہے بزرگی اور کرم والا پاک ہے نعمت والا الٰہی مین تجھسے بذریعہ اون خصلتونکے

الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَہَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَبِاسْمِکَ

تیرے عرش مین جو عزت کی مستحق ہے اور بذریعہ انتہاے رحمت کے تیری کتاب سے اور طفیل تیرے اسم

الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا

اعظم کے اور شان برتر اور کلمات کامل کے جس سے کوئی بد نیک

یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

تجاوز نہین کرتا درخواست کرتا ہون کہ محمد و آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما

پھر حاجت مانگے بشرطیکہ اوسمین معصیت نہو تو انشاءاللہ تعالیٰ مقبول ہوگی

وہیب کہتے ہین کہ ہمنے سنا ہے کہ اگلے لوگ یون کہا کرتے تھے کہ یہ دعا بیوقوفونکو

نہ سکھاؤ ورنہ وہ اسکے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی معصیت پر مدد لین گے اس روایت

کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے نوین

صلوٰۃ التسبیح یہ نماز جو ن کی تون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

اوسکی وقت اور سبب سی خاص نہین اور مستحب ہے کہ اوس سے کوئی ہفتہ یا مہینا خالی

نرہے ایک دفعہ پڑھ لیا کرے عکرمہ حضرت ابن عباس سے راوی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کو فرمایا اے چچا بھلا مین تمکو ایک چیز دون

ایک شی عطا کرون ایک بات سکہا دون کہ جب تم اوسکو کرو تو اللہ تعالے

تمہارے گناہ اگلے اور پچھلے پرانی اور نئے نادانستہ اور دانستہ پوشیدہ اور
ظاہر سب معاف کردے وہ یہ ہے کہ تم چار رکعتیں پڑہو ہر رکعت مین الحمد اور
ایک سورۃ پڑہو جب اول رکعت مین قرارت سی فارغ ہو جاؤ تو کہڑی ہوے
کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار پہر
رکوع کرو اور دس بار یہی کلمات کہو پہر قومہ کرو اور دس بار کہو پہر سجدہ کرو
اور دس بار کہو پہر سجدے سے سر اوٹہا کر دس بار پہر دوسرے سجدی مین دس بار
پہر جلسہ استراحت مین دس بار تو یہ کل پچہتر بار ہر رکعت مین ہوا چارون
رکعتون مین ایسا ہی کرو اگر تم سے ہو سکے تو اوسکو ہر روز پڑہو والا ہر جمعہ مین
ایکبار اور اگر یہ بہی نہو سکے تو مہینے مین ایکبار اور ایک روایت مین اسطرح ہے
کہ شروع نماز مین کہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تا آخر پہر پندرہ بار تسبیح
مذکور کہے قرارت سے پیشتر اور دس بار قرارت کے بعد اور باقی مثل روایت
اول کہی مگر دوسرے سجدے کے بعد کچہہ نہ کہی اور یہہ روایت بہتر ہے اور
مبارک کے نزدیک مختار یہی ہی اور دونون روایتون کے بموجب تعداد
تسبیح کی تین سو تی ہے پس اگر دنکو پڑہے تب تو چارون رکعتین ایک سلام
سے پڑہے اور اگر رات پڑہے تو دو سلامون سے پڑہے کیونکہ حدیث شریف مین
آیا ہے کہ صَلوٰةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى اگر بعد تسبیح مذکور کے یہ کلمات بہی پڑہے
وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تو بہتر ہے کہ بعض روایات مین
یہ کلمات بہی آئی ہین پس نمازین ماثورہ یہہ ہین جو اوپر مذکور ہوئین اور
ان نوافل مین سی مکروہ وقتون مین بجز تحیۃ المسجد اور خسوف اور استسقا کی

نماز کے اور کوئی مستحب نہین دوگانہ وضوا ور سفر کا دوگانہ اور گھر سے نکلنے کا او
استخارہ کا اون اوقات مین مستحب نہین اسلیئے کہ یہ اسباب ضعیف ہین اور ان
اوقات مین نماز پڑہنے بہی موکد ہے تو یہ نمازین اون تین نمازون کے رتبے کو
نہین پہونچتین ——— باب نماز ختم ہوا اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر
درود بہیجنے کے فضیلت بیان کرتا ہون اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اور مروی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف
لائے اور آپکے چہرہ مبارک پر بشاشت معلوم ہوتی تہی آپنے فرمایا کہ میری
پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ تم کیا اسبات سی رضی نہین کہ جو کوئی
تمہاری امت مین سی تمپر درود بہیجے تو مین اوسپر دس بار رحمت بہیجون اور
جو تمپر تمہارے امت مین سے سلام بہیجے تو مین اوسپر دس مرتبہ سلام بہیجون
اور ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجہپر درود بہیجے اوسپر فرشتے درود
بہیجتے ہین جبتک کہ مجہپر درود پڑہے پس چاہیئے کوئی بندہ تہوڑا درود
پڑہے چاہے بہت مرتبہ پڑہے ۔ اور فرمایا کہ مجہسے قریب تر آدمیون مین سی وہ ہوگا
جو اونمین سی مجہپر درود بہت پڑہتا ہوگا ۔ اور فرمایا کہ ایماندار کو اتنا ہی
بخل بہت ہی کہ میرا ذکر اوسکے سامنے ہوا اور مجہپر درود نہ پڑہے اور فرمایا
کہ جمعہ کے روز مجہپر درود کثرت سی پڑہو ۔ اور فرمایا کہ جو شخص میری امت
مین سے مجہپر درود بہیجے اوسکے لیئے دس نیکیان لکہی جاوینگی اور اوسکے
دس برائیان مٹادی جاوینگی اور فرمایا کہ جو شخص اذان اور تکبیر سنکر

یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ
وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اوسکے لیے میری شفاعت
ضرور ہوگی اور فرمایا جو شخص کہ مجہپر لکھتے مین درود پڑہے تو فرشتے اوسکے
لئے ہمیشہ مغفرت چاہین گے جبتک میرا نام اوس کتاب مین رہیگا اور فرمایا
کہ زمین مین کچھ فرشتے پہرتے رہتے تھے وہ میری امت کا سلام مجہکو
پہنچاتی ہین۔ اور فرمایا کہ جب کوئی مجہپر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالی میری
روحکو مجہپر واپس بھیجدیتا ہے تاکہ مین اوسکے سلام کا جواب دون اور صحابہ
رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم آپ پر درود کسطرح
بھیجین آپنے فرمایا کہ یون کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؀ معنی یہ ہین کہ الٰہی رحمت بہیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندہ پر
اور اوسکی آل و ازواج و اولاد پر جیسے تونے رحمت کی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر
اور برکت کر محمد اور اوسکی ازواج و اولاد پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم و آل ابراہیم پر
بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے بخاری و مسلم بروایت ابو حمید ساعدی
اور آپنے فرمایا کہ جو کوئی مجہپر جمعہ کی روز اسی بار درود بہیجے تو اللہ تعالی اوسکی اسی برس کے
گناہ بخشدیگا کسینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درود آپ پر کسطرح بھیجین
فرمایا کہ اسطرح کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

معنی یہ ہین کہ الٰہی رحمت بہیج اپنے بندے اور نبی امی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
اسکو ایک عقد کر یعنی یہ ایکبار ہوا اسیطرح اسّی بار کہو۔ اور اگر درود ان الفاظ
سے کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ
اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَ
اَجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ
عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؁
معنے یہ ہین الٰہی رحمت بہیج محمد اور آل محمد پر ایسے رحمت کہ تیرے خوشی اور اوسمین ہو
اوسکی حقکو ادا کرے اور اوسکو وسیلہ عنایت کر اور جسن مقام محمود کا تونی اوس سے
وعدہ فرمایا ہے اوسپر اوسکو اوٹہا اور ہمارے طرفسے اوسکو وہ بدلا دے جسکے وہ لایق
ہے اور ہماریطرفسے اوسکو وہ بدلا دے کہ کسے نبی کو جو تونے اوسکے امت کیطرفسے
دیا ہو اوس سے بڑہکر ہو اور اے ارحم الراحمین اوسکے سب بہائیون یعنی انبیا
اور صلحا پر رحمت بہیج۔ اس درود کو سات بار پڑہو کہتے ہین کہ جو اسکو سات جمعہ
پڑہے اور ہر جمعہ مین سات مرتبہ پڑہے تو اوسکے لئے شفاعت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے واجب ہے فائدہ مؤلف کہتا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے ازالۃ الخفا
مین لکہا ہے کہ حضرت ابو بکر رضہ نے فرمایا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹہا ہوا تہا کہ ایک شخص نے آکر سلام کیا آپنے جواب دیا اور اوسکو اپنی برابر
بیٹہا لیا اور جو کچہہ اوسکو کام تہا اوسکی پورا کیا بعد ازان وہ شخص چلا گیا آپنے
فرمایا کہ یا ابو بکر رضہ اس شخص کی واسطے ہر روز اتنی عمل اوٹہائی جاتی ہین جتنے
تمام اہل زمین کی اوٹہتی ہین مینے کہا یہ کسطرح یا رسول اللہ فرمایا کہ جسقدر یہ

تمام خلق درود بھیجتے ہے یہ ہر صبح مجھپر دس بار درود بھیجتا ہے مینے عرض کیا
وہ کون درود ہے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی
عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ ۔ معنے یہ ہین کہ الہی
رحمت بھیج محمد پر بمقدار عدد اوس شخص کے کہ درود بھیجا اوسنے اونپر تیرے مخلوق
مین سی اور رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی ہین جیسا کہ لایق ہی ہمارے
واسطے کہ درود بھیجین ہم اون پر اور رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسا
کہ تو نے حکم کیا ہمکو کہ درود بھیجین ہم اون پر ۞ لا الہ الا اللہ کہنی کی فضیلت مین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ مینے اور مجھسے پیشتر کے انبیا نے کہا
اَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ اوسمین سی افضل یہ قول ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ ۔ اور فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار
کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اوسکے لئے دس ہزار بردے آزاد کرنیکے برابر ہوگا
اور سو نیکیاں اوسکے واسطے لکھے جاوینگے اور سو برائیان اوسکی دور کیجاوینگے
اور اوس روز شیطان سے شام تک اوسکو پناہ رہیگی اور اوسکے عمل سے
بڑھکر اور کسیکا عمل نہین بجز اوس شخص کے کہ اوس سے زیادہ یہہ کلمہ پڑھے ۔
اور فرمایا کہ جو شخص وضو اچھی طرح کرکے اپنے آنکھہ آسمان کیطرف اوٹھائے اور
کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تو اوسکے لئے جنت کے دروازہ کھلجاوینگے

جسمین سے جاسیگا اندر چلا جائیگا اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہنی والونکو نہ قبر مین وحشت ہے نہ قبرون سی اوٹہنے مین گویا کہ مین اونکو دیکہہ رہا ہون کہ نفخ صور کے وقت اپنی سر سے مٹی جہاڑ رہے ہین اور یہ کہتے ہین کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ
(شکر خدا کا جسنے دور کیا ہم سے غم بیشک ہمارا رب بخشتا ہے قبول کرتا ہے)
۔ اور حضرت ابو ہریرہ رض کو ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہ جو نیکی تم کروگے وہ نیکی قیامت کے دن وزن کیجائیگی مگر اس بات کے گواہی دینی کہ لا الہ الا اللہ کے لئے ترازو نہ رکہی جائیگی اسلئے کہ یہ کلمہ پلہ مین اگر رکہا جائیگا جسنے صدق سے اوسکو کہا ہوگا اور ساتون آسمان اور ساتون زمین اور اونکے درمیان کی چیزین دوسرے پلہ مین رکہی جائینگے تو اون سے لا الہ الا اللہ ہی جہکتا رہیگا۔ اور فرمایا صلعم کہ اگر صدق کے ساتہ کہنے والا لا الہ الا اللہ [illegible] گناہ لائیگا تو اللہ تعالیٰ اونکو معاف کریگا۔ اور فرمایا صلعم کہ اے ابو ہریرہ [illegible] لا الہ الا اللہ کے شہادت تلقین کرو کہ وہ گناہون کو ڈہا دیتے ہے حضرت ابو ہریرہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ مرنے والونکے لئے ہے زندون کے لیے کیا صورت ہے فرمایا کہ اونکے حق مین زیادہ تر ڈہاتے ہے۔ اور فرمایا کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
(جسنے اخلاص سے کہا لا الہ الا اللہ جنت مین داخل ہوا)
۔ اور فرمایا صلعم کہ تم سب جنت مین بیشک جاؤگے مگر جو شخص بانکار پیش آئیگا اور اللہ تعالے سے ایسا بدکے جیسے اونٹ اپنے مالک سے بدکجاتا ہے
(ہوگا۔ طبرانے بروایت زید بن ارقم بسند ضعیف)
لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا تعالیٰ سے بانکار کون پیش آتا ہے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ نہ کہے پس لا الہ الا اللہ کہنے کی کثرت کرو پیشتر اس سی کہ تم مین اور اس کلمہ مین آڑ کردیجائی کیونکہ کلمہ توحید اور کلمہ اخلاص اور کلمہ تقویٰ اور کلمہ

طیبہ اور دعوۃ الحق اور عروۃ وثقےٰ ہے اور جنت کا دام ہے ۔ ۔ ۔ اور
اللہ تعالیٰ نی فرمایا کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اسمین کہا گیا ہے
کیا بدلہ ہے نیکی کا سوا نیکی کے
کہ دنیا مین تو احسان لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور آخرت مین جنت ہے ۔
اور اسیطرح لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ مین کہا گیا ہے اور حضرت
جنہون نے کی بھلائے اونکو ہے بھلائے اور شے ہے ۱۲
برار بن عازب رضہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی دس بار کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اوسکو ایک بردہ کے آزاد کرنیکے برابر
ثواب ہوگا ۔ اور عمرو بن شعیب اپنے باپ سی اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتی
ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن مین دوسو دفعہ
کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر ۔
اوس سے نہ تو وہ سبقت لیجائیگا جو اوس سے پہلے تہا اور نہ اوسکو وہ پائیگا جو اوسکے
بعد ہوگا مگر جو کوئی اوسکی عمل سی افضل کریگا ۔ اور حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ جو
شخص بازار مین کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوسکے واسطے دس لاکہہ نیکیان لکہی جائینگے اور دس لاکہہ
برائیان دور ہونگے اور جنت مین اوسکا گھر ہوگا ۔ اور مروی ہے کہ بندہ جب
لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو یہ کلمہ اوسکے نامۂ اعمال کیطرف آتا ہے تو جس خطا پر
گذرتا ہے اوسکو مٹاتا جاتا ہے یہانتک کہ جب اپنی طرحکی نیکی دیکہتا ہے تو
پہلو مین بیٹھہ جاتا ہے اور حدیث صحیح مین حضرت ابو ایوب انصاری رضہ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کہے لَا اِلٰهَ

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو وہ
ایسا ہے جیسے چار بردہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کیئے۔ اور نیز حدیث
صحیح مین حضرت عبادہ بن الصامت رض سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو کوئی رات سی جاگی پہر کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پہر کہے الٰہی تو مجھی بخشدی تو اوسکی
مغفرت ہو جائیگی یا دعا مانگے گا تو مقبول ہوگے اور اگر وضو کرکے نماز پڑہیگا
تو نماز مقبول ہوگی **سبحان اللہ وبحمدہ اور زبانی ذکر کی فضیلت**
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد تینتیس بار الحمد للہ
اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے اور سو بار پورا کرنیکو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر کہے اوسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جہاگ کے
برابر ہوں۔ اور فرمایا کہ جو شخص دن مین سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کہی اوسکی گناہ دور
ہوجاوینگے گو سمندر کے جہاگ جیسے ہوں۔ اور مروی ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھسی دنیا نے پشت پہیری اور مین تنگدست
ہوگیا آپنے فرمایا کہ تو فرشتوں کی نماز اور خلق کی تسبیح کیوں نہین پڑہتا اور جس سے
تو لوگونکو روزی ملتی ہی اوسنی عرض کیا وہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ صبح صادق کے
طلوع سی فجر کے نماز پڑہنے تک کے اندر سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ
پڑہ لیا کر دنیا تیرے پاس خوار و ذلیل ہو کر آویگی اور اللہ تعالے ہر کلمہ سے اس دعا کے
ایک فرشتہ پیدا کریگا کہ وہ اللہ تعالے کی تسبیح تا قیامت کرتا رہیگا اور اوسکا ثواب

تجھکو ملیگا اور فرمایا کہ جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے تو زمین و آسمان کے درمیانکو
بھر دیتا ہے پھر جب دوسرے دفعہ الحمد للہ کہتا ہے تو ساتوین آسمان سے لیکر
سب سے نیچے کے زمین تک پُر کر دیتا ہے پھر جب تیسرے بار الحمد للہ کہتا ہی تو اللہ تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے کہ مانگ تجکو ملیگا اور رفاعہ زرقی رضہ سے مروی ہے کہ ہم ایکروز
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپنے رکوع سے اپنا سر اوٹھایا
سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ایک شخص نے آپکے پیچھے سے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کون بولا تھا
اوس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تھا آپنے فرمایا کہ مینے کچھہ اوپر تیس
فرشتونکو دیکھا کہ اوس کلام کیطرف جھپٹتے تھے کہ اوسکو کون پہلے لکھے اور فرمایا
کہ باقیات الصالحات یہہ ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور فرمایا کہ اگر زمین کی اوپر کوئی شخص
کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ تو اوسکے گناہ بخشدیئے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوون اسکو
ابن عمر رضہ نے روایت کیا ہے اور نعمان بن بشیر رضہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال اور تسبیح اور تہلیل اور تحمید کا
ذکر کرتے ہین تو یہ کلمات عرش کے گرد پھرتے ہین اور شہد کی مکھی کا سا بھنبھنانا
اونکا ہوتا ہے کہ اپنے پڑھنے والیکا ذکر پروردگار کے آگے کیا کرتے ہین کیا تم سے کسیکو
اچھا نہین معلوم ہوتا کہ ہمیشہ اوسکا ذکر اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا رہے اور حضرت
ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہون تو میرے نزدیک

او چیز سے بہتر ہے جسپر سورج نکلتا ہے یعنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور ایک روایت مین

لاحول و لاقوۃ الا باللہ زیادہ ہے اور فرمایا یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک سب سے زیادہ پسند کلام یہ چار کلمات ہین سُبْحَانَ

اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ جس کلمہ سی شروع کروگے

کچھہ تمکو خلل نکریگا اس روایت کو سمرہ بن جندب نے روایت کیا ہے اور ابو مالک اشعری

روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ طہارت نصف ایمان

ہے اور الحمد للہ کہنا میزان کو بہر دیتا ہے اور سبحان اللہ واللہ اکبر آسمان و زمین کے

درمیان کو بہر دیتے ہین اور نماز نور ہے اور خیرات کرنا برہان ہے اور صبر روشنی

ہے اور قرآن تیری نفع یا نقصان کی لیے حجت ہے سب آدمی صبحکو اوٹھکر یا تو اپنے نفس کو

بیچدیتے ہین پہر اوسکو ہلاک کردیتے ہین یا اپنے نفس کو خریدتے ہین اور اوسکو

آزاد کرتے ہین اور حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ دو کلمے زبان پر ہلکے اور میزان مین بہاری اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے

ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اور حضرت ابوذر رضہ فرماتی

ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک

کونسا کلام محبوب تر ہے آپنے فرمایا کہ جو کلام اوسنی اپنے فرشتونکے لئے چُن

رکھا ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اور حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نی کلام مین سے ان کلمات کو

چہانٹ لیا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پس جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اوسکے لئے بیس نیکیان لکھی جاتی ہیں
اور بیس برائیان اوس سے دور کیجاتی ہین اور جب اللہ اکبر کہتا ہے تب بھی اسیطرح
ہوتا ہے اور آخر تک کلمات کا ذکر فرمادیا کہ ہر ایک کے کہنے مین ویسا ہی حال ہے
اور حضرت جابر رض سے مروے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی
سبحان اللہ وبحمدہ کہے اوسکے لئے ایکدرخت جنت مین لگایا جاویگا اور حضرت
ابو ذر سے مروی ہے کہ فقراء صحابہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین
عرض کیا کہ دولتمند ثواب لیگئے وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ
رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنے بچے ہوئے مالون سی خیرات کرتے ہین
آپنے فرمایا کہ خدا تعالے نے کیا تمہاری لئے کوئی چیز نہین بنائی جس سے تم صدقہ
کرو تمہارے واسطے ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور الحمد للہ کہنا صدقہ ہی ہر تحلیل
صدقہ ہی ہر ایک تکبیر صدقہ ہے اچھی بات کے لئے امر نا صدقہ ہے بری بات
سے منع کرنا صدقہ ہے تم مین سے کوئے اپنے بی بی کی منہ مین لقمہ دی تو یہہ اوسکے
حق مین صدقہ ہے اور تمہارے لئے بی بی سے ہم بستر ہونے مین صدقہ ہے
اونہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو اپنی شہوت کے پورا کرنے مین بھی ثواب ہے
آپنے فرمایا کہ بھلا یہ تو کہو کہ اگر شہوت کو حرام مین صرف کرتا تو گناہ ہوتا کہ نہین
اونہون نی عرض کیا کہ بیشک گناہ ہوتا آپنے فرمایا کہ اسیطرح اگر حلال مین اوسکو
صرف کریگا تو اوسکو ثواب ہوگا اور حضرت ابو ذر رض فرماتی ہین کہ مینے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین عرض کیا کہ مالدار ثواب مین ہمسے بڑہ گئے کہ جو ہم کہتے ہے
ہین اوسکو وہ بھی کہتے ہین اور وہ خرچ کرتے ہین اور ہم نہین کرتے آپنے فرمایا کہ

ابو داؤد و مسلم

مین تجکو ایسا عمل نہ بتادون کہ جب تو اوسکو کرے تو جو تجھسے اول ہوا تو اوسکی برابر ہوجاوے
اور جو تیرے بعد ہوا وسپر فایق ہو بجز اوس شخص کے کہ تیرے قول کی موافق کہے یہ ہے
کہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہ اور اسیقدر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس بار اَللّٰہُ
اَکْبَرُ کہہ لیا کر اور یسیرہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے عورتو اپنے اوپر سُبْحَانَ اللّٰہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
کہنا لازم کرلو کہ اوس سے غفلت نکرو اور عدد کے شمار عقد انامل سے کیا کرو کہ انگلیون
سے پوچھین قیامت کے روز شہادت دینگی اور بولین گے اور حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی فرماتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سبحان اللہ
کہنے کو شمار کرتے جاتے تھے اور حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی نے شہادت
دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے کوئی معبود میرے سوا نہین
اور مین سب سے زیادہ بڑا ہون اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا کوئی معبود میرے سوا نہین مین یکتا
ہون کوئی میرا شریک نہین اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ درست کہتا ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور
طاعت کے لئے قوت بجز میرے کسی کے اور کسیطرح نہین اور جو شخص ان کلمات کو مرتے
وقت کہے تو اوسکو دوزخ کی آگ نہ لگیگی۔ اور مصعب بن سعد اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کسیسے
یہ نہین ہوسکتا کہ ہر روز ایکہزار نیکیان کما لیا کرے لوگون نے عرض کیا کہ
ترمذی ۱۲

۱ م ابوداود و ترمذی و حاکم ۱۲

۲ م ابوداود و ترمذی و نسائی ۱۲

۳ م ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم ۱۲

کیسے ہو آپنے فرمایا کہ سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ لیا کرے اوسکے لئے ہزار نیکیان تو
لکہی جائین گی اور ہزار برائیان اوس سے دور کیجائینگے - اور فرمایا کہ اے عبد اللہ بن قیس
یا حضرت ابو موسی کو خطاب فرما کر کہا کہ کیا مین تجہکو جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ
نہ بتادون اونہون نے عرض کیا کہ ارشاد کیجئے فرمایا کہ کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اور حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ کا کہنا جنت کے خزانون مین سے عرش کے نیچے کا ایک عمل ہے جب بندہ
اسکو کہتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میرا بندہ اسلام لایا اور فرمان بردار ہوا -
اور فرمایا کہ جو شخص صبحکو یہہ کہہ لیا کرے کہ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
یعنی راضی ہوا اللہ سے اوسکو رب جانتے ہین اور
دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا تو ضرور ہے کہ خدا تعالے
دین اور محمد صلعم کو نبی اور رسول مانتے ہین
اوسکو قیامت کے روز راضی کر دے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی اس دعا کو
پڑہا کرے اللہ تعالے اوس سے راضی ہوتا ہے - اور مجاہد رض فرماتے ہین کہ آدمی جب اپنے
گہر سے نکلتا ہے اور بسم اللہ کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تو ہدایت کیا گیا اور جب کہتا ہے
کہ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تو فرشتہ کہتا ہے کہ تو کفایت کیا گیا اور جب کہتا ہے لَا حَوْلَ
بہروسہ کیا مینے اللہ پر
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو فرشتہ کہتا ہے کہ تو حفاظت کیا گیا پہر اوسکے پاس سے
شیطان علیحدہ ہو جاتے ہین اور کہتے ہین کہ اسپر ہمارا بس نہ چلیگا کہ ہدایت اور کفایت
اور حفاظت مین داخل ہوا - اب اگر یہ کہو کہ یہ کیا بات ہے کہ ذکر الہی باوجود زبان
ہلکا ہونیکے اور تہوڑی مشقت کی ایسا ہوگیا کہ سب عبادتون کی نسبت مفید تر
اور افضل ہوگیا حالانکہ عبادات مین محنت بہت ہوتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ
اس امر کے تحقیق تو بدون علم مکاشفہ کے اور جگہہ بیان نہین مگر جتنا ذکر کرنا علم معاملہ

ہین گوارا کیا جاتا ہے وہ یہ ہے - مولف اوس ذکر کو ترک کرتا ہے کیونکہ یہ مختصر
رسالہ ان امور کا متحمل نہین ہو سکتا ف ذکر کے کلمات مکرر پڑہنے مین بہت
فضائل وارد ہین ہمنے طول کلام کے جہت سی نہین لکھا مکرر پڑہنے کا ادنی درجہ
یہ ہے کہ ہر کلمہ کو تین بار یا سات بار پڑہے اور اکثر یہ ہے کہ سو دفعہ یا ستر دفعہ
پڑہے اور اوسط درجہ یہ ہے کہ دس بار پڑہے اور ظاہر ہے کہ زیادہ کا ثواب زیادہ
ہوتا ہے اور کام ومنین سی بہتر وہ ہے کہ ہمیشہ نبہہ سکے اگرچہ تہوڑا ہو اور حسن وظیفہ
کے کثیر پر مداومت نہو سکے تو اوس کا قلیل مع مداومت کے بہتر ہے کہ مداومت مین
تاثیر دلپذیر زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت بہت کے جو ہمیشہ نہو جیسے پانی کے قطرے
زمین پر پے درپے ٹپکتے ہون تو اوسسے زمین مین گڑہا پڑ جاتا ہے اگرچہ وہان
پتہر ہے ہو اور بہت وظیفہ جو ناغہ کی ساتہ ہو وہ ایسا ہے جیسے پانی ایکبارگی
یا کئی دفعہ کرکے دیر دیر کے بعد گرا دیا جاوے اور یہ کلمات دس ہین **اول**
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ
لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ **دوم** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **سوم** سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ **چہارم** سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ **پنجم**
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَسْاَلُہُ التَّوْبَۃَ **ششم**
اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ
الْجَدُّ **ہفتم** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ **ہشتم** بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ
لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی
اٰلہ وصحبہ وسلم ثم اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ۝
رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ۝

یہہ کلمہ اگر دس دس بار پڑہے تو سو مرتبہ ہوجاینگے اور یہہ اس سی بہتر ہے کہ ایک ہی
کلمہ کو سو بار پڑہین اسلیئے کہ ان کلمات مین سے ہر ایک کی لئی ثواب فضیلت علیحدہ
ہے اور دلکو ہر ایک سی ایک تنبیہ اور لذت ہی اور ایک کلمہ سے دوسرے کی طرف
انتقال کرنیمین نفس کو بہی گونہ راحت ملتی ہی اور قرآن کی قرأت مین مستحب ہے یہہ
کہ وہ آیتین پڑہے جنکے فضائل مین احادیث وارد ہوئین یعنی سورہ الحمد اور
آیۃ الکرسی اور اٰمن الرسول سی آخر سورہ بقر تک اور آیہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو
اور وہ آیتین قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء سے بغیر حساب تک
اور لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخر سورہ تک اور لقد صدق اللہ
رسولہ الرؤیا بالحق سے آخر سورہ فتحنا تک اور قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا
آخر سورہ بنی اسرائیل تک اور پانچ آیتین سورہ حدید کے اول کی اور ھو اللہ
الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ آخر سورہ حشر تک پڑہے
اور اگر مسبعات عشرہ پڑہے یعنی وہ دس چیزین جو حضرت خضر علیہ السلام نے
حضرت ابراہیم تیمی رح کو بطور تحفہ تعلیم کین اور اونکو وصیت کی کہ ان کلمات کو
ہر صبح وشام سات سات بار پڑہا کرنا تو اسصورت مین ثواب پورا ملے اور سب
دعاؤن کا ثواب اوسکو حاصل ہوجائیگا چنانچہ کرز بن وبرہ رح جو ابدال مین سے
تہے روایت کرتے ہین کہ میرے پاس ایک میرا بہائی شام سی آیا اور مجہکو ایک تحفہ

دیا اور کہا کہ بہائی اسکو قبول کرو کہ یہہ بہت عمدہ تحفہ ہے مینے اونسے کہا کہ بہائی تمکو
یہ تحفہ کسنے دیا ہی اونہون نی کہا کہ مجکو ابراہیم تیمی نی دیا ہے مینے کہا کہ تمنے ابراہیم سے
یہ سوال نکیا تہا کہ تمہین کہانسے پہنچا ابراہیم رح نے جواب دیا کہ مین صحن کعبہ مین بیٹہا تہا
اور تہلیل اور تسبیح اور تحمید مین مشغول تہا کہ اس اثنا مین ایک شخص نے میری پاس آکر
سلام کیا اور میری داہنی طرف بیٹہہ گیا مینے اپنی عمر مین اوس سے زیادہ خوبصورت
کوئی ندیکہا تہا اور نہ اوسکے کپڑون سے عمدہ کپڑے اور نہ اسقدر سفید اور خوشبودار
دیکہے تہے مینے اوس سے پوچہا کہ اے بندہ خدا تم کون ہو اور کہان سے تشریف لائے
اونہون نے فرمایا کہ مین خضر ہون مینے پوچہا کہ آپ میرے پاس کس غرض سے آئے فرمایا
کہ تجہسے سلام علیک کرنے آیا اور تجہسے مجکو محبت فی اللہ ہے اور میرے پاس ایک تحفہ ہی
اوسکو مین تجہے دینا چاہتا ہون مینے پوچہا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ آفتاب کی نکلنی اور
زمین پر پہیلنے سے پیشتر اور غروب سے پہلے سورہ الحمد اور معوذتین اور اخلاص اور
کافرون اور آیۃ الکرسی سات سات بار پڑہنا پہر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر سات بار اور درود شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سات بار اور
استغفار اپنے لئے اور اپنے والدین اور مومن مردون اور عورتون کے لیے سات بار
پہر یہ دعا سات بار اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ
غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ رَّؤُفٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور خبردار انکو کسے صبح اور شام
مین ترک نکرنا مینے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ آپ مجکو بتادین کہ یہ عطا آپکو
کسنے بخشی آپنے فرمایا کہ مجکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی ہے

مینے کہاکہ مجکو اسکے ثواب سی مطلع فرمائیے فرمایا کہ جب تمکو زیارت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی ہو تو اوسکا ثواب پوچھہ لینا کہ وہ ارشاد فرماوینگے ابراہیم تیمی
کہتے ہین کہ مینے ایک رات خواب مین دیکھا کہ گویا فرشتے میرے پاس آئے ہین
اور مجھکو اوٹھاکر لیگئے یہانتک کہ جنت مین داخل کیا اور عجیب غریب اشیا دیکھین
پھر مینے فرشتون سے پوچھا کہ یہ سب سامان کسکے لئے ہے کہا جو کوئی تیرا سا
عمل کرے اور ابراہیم تیمی نے بہت چیزین جو جنت مین دیکھی تھین اونکا بیان
کیا اور یہ بھی کہا کہ مینے وہان میوہ کھایا اور پانی پیا پھر میرے پاس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ساتھ ستر پیغمبر اور ستر صفین فرشتونکی
تھین کہ ہر قدر صف اسقدر تھی جیسے پورب پچھم کا فاصلہ ہی آپنے مجکو سلام
مشرف فرمایا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مجھسے خضر علیہ السلام
نے کہا ہے کہ اونہون نے یہ حدیث آپ سی سنی ہے آپنے فرمایا کہ خضر نے درست
کہا اور جو کچھہ وہ کہتے ہین حق ہوتا ہے زمین کے لوگونمین عالم وہی ہی اور
ابدال کا سردار ہے اور اللہ تعالے کے لشکرون سی ہی جو زمین مین ہین
پھر مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم جو شخص یہ عمل کرے اور جیسا مینے دیکھا نہ دیکھے
تو جو چیزین مجھی ملین اونمین سی اوسکو بھی کچھہ مرحمت ہوگا کہ نہین فرمایا کہ قسم
ہے مجھکو اوس ذات کی جسنے مجھی نبی برحق کیا کہ اس کا عامل اگرچہ مجکو نہ دیکھے اور
نہ جنت کو دیکھے مگر اتنا ثواب اوسکو ملیگا کہ اوسکی تمام گناہ کبیرہ بخشے جائینگے
اور اللہ تعالے اوس پر سے غصہ اور خفگی اوٹھالیگا اور بائین طرف والی فرشتے کو
حکم فرمائیگا کہ سال بھر تک اوسکی کچھہ برائی نہ لکھی اور قسم ہے مجکو اوس ذات کے

جسنے مجکو نبی برحق بہیجا ہے اوسپر عمل وہی کریگا جسکو اللہ تعالے نے سعید پیدا کیا ہے
اور اوسکو وہی ترک کریگا جسکو اوسنے بدبخت بنایا ہے اور یہہ جو کہتی ہین کہ
ابراہیم تیمی نے چار مہینے تک کچہہ کہایا تہا نہ پیا تہا تو شاید ایسی خواب کے بعد کا
حال ہوگا غرض کہ قرارت کا وظیفہ یہہ تہا جو مذکور ہوا - منصور خلیفہ کے
دربار مین ایک شخص آکر کچہہ اوسکو نصیحتین کر رہا تہا کہ اتنے مین حرم شریف کے
موذنون نے سلام کیا اور نماز کی تکبیر ہوئی - منصور نے نماز پڑہانیکے بعد
محافظ دربار سلطانی کو حکم دیا کہ اوس شخصکو حاضر کر ورنہ تیرے گردن
اوڑا دونگا محافظ اوسکے تلاشمین نکلا پہرتے پہرتے دیکہا کہ وہ شخص ایک
گہاٹی مین نماز پڑہتا ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوا اسنے کہا میان صاحب
آپ خداتعالے سے ڈرتے ہین اوسنے کہا ہان کہا خداتعالی کو پہچانتے ہو
کہا ہان کہا تو آپ امیر کے پاس میرے ساتہ چلین کہ اوسنے قسم کہائی ہے کہ
اگر اونکو نلایا تو تجہے مار ڈالونگا کہا اب میرے جانیکے تو کوئی سبیل نہین
محافظ نے کہا وہ مجہکو مار ڈالیگا کہا قتل نہین کرنیکا محافظ نے کہا کس طرح
کہا تجکو کچہہ پڑہنا بہی آتا ہے کہا نہین اوس شخص نے اپنے توشہ دان سے ایک پرچہ
جسمین کچہہ لکہا ہوا تہا نکالا اور کہا لے اسکو اپنی جیب مین رکہہ لے اسمین
دعای کشایش مرقوم ہے محافظ نے کہا دعاے کشایش کیا - کہا یہہ دعا
شہیدون کے سوا اللہ تعالے اورکسیکو مرحمت نہین فرماتا محافظ کہتا ہے
کہ مینے کہا کہ آپنے جہان مجہپر اور احسان کیا اتنا اور کرو کہ اسکو مجہی تعلیم دو
اور ثواب سے آگاہ کردو کہا جو کوئی صبح شام اسکو پڑہے اوسکے گناہ نابود

ہوں اور سرور دائم رہے دعا مقبول ہو رزق میں کشادگی ہو اور
اوسکا عمل خالص ہو اور دشمن پر مدد ملے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں
میں لکھا جاوے اور بجز شہید ہونیکے اور طرح نہ مرے دعا یہ ہے —

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطُفْتَ فِيْ عَظَمَتِكَ دُوْنَ اللُّطَفَاءِ وَعَلَوْتَ بِعَظَمَتِكَ
عَلَى الْعُظَمَاءِ وَعَلِمْتَ مَا تَحْتَ اَرْضِكَ كَعِلْمِكَ بِمَا فَوْقَ
عَرْشِكَ وَكَانَتْ وَسَاوِسُ الصُّدُوْرِ كَالْعَلَانِيَةِ عِنْدَكَ
وَعَلَانِيَةُ الْقَوْلِ كَالسِّرِّ فِيْ عِلْمِكَ وَانْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ
لِعَظَمَتِكَ وَخَضَعَ كُلُّ ذِيْ سُلْطَانٍ بِسُلْطَانِكَ وَصَارَ
اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُلُّهٗ بِيَدِكَ اجْعَلْ لِيْ مِنْ كُلِّ هَمٍّ
اَمْسَيْتُ فِيْهِ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذُنُوْبِيْ
وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ وَسَتْرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِيْ اَطْمَعَنِيْ
اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهٗ لِمَا قَصَّرْتُ فِيْهِ اَدْعُوْكَ
اٰمِنًا وَّاَسْئَلُكَ مُسْتَاْنِسًا وَّاِنَّكَ الْمُحْسِنُ اِلَيَّ وَاَنَا الْمُسِيْءُ
اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ تَتَوَدَّدُ اِلَيَّ بِالنِّعَمِ وَاَتَبَغَّضُ
اِلَيْكَ بِالْمَعَاصِيْ وَلٰكِنِ الثِّقَةُ بِكَ حَمَلَتْنِيْ عَلَى الْجُرْاَةِ
عَلَيْكَ فَعُدْ بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ اسکے معنے یہ ہیں الٰہی جیسا کہ تو لطیف ہوا اپنے عظمت میں
اور لطیفوں کے سوا اور تو برتر ہو گیا اپنی عظمت کے سبب عظیموں پر اور تو نے

اپنے زمین کے نیچے کے چیز کو جیسے تو جانتا ہے اپنے عرش کی اوپر کی چیز کو
اور سینونکے وسوسے تیرے نزدیک ہین مثل کھلی بات کی اور کھلی بات اور
چھپی بات تیرے علم مین یکسان ہے اور ہر چیز تیرے عظمت کے سامنے منقاد ہے
اور ہر غلبہ والا تیرے غلبہ کے سامنے پست ہوگیا اور دنیا اور آخرت کا معاملہ
بالکل تیرے قبضہ مین آرہا ہے تو میرے لئے کشادگی اور بخلاصی کردے
ہر تردد سے جسمین مین مبتلا ہون الٰہی تیرے معاف کرنے نے میرے
گناہونکو اور درگزر فرمانے نے تیرے خطاؤن سے اور پردہ پوشی نے
برے کامون پر مجھکو اسکام کے طمع دلائے کہ تجھسے ایسے بات کا سوال
کرتا ہون جسکا مین مستحق نہین بباعث اپنے تقصیر کے مین تجھسے بیدہڑک
دعا مانگتا ہون اور تجھسے ہلکر اور سرچ کر سوال کرتا ہون اور تو میری اوپر
احسان کرتا ہے اور مین اپنے نفس کے ساتہ برائی کرتا ہون مجھہ مین
اور تجھہ مین کیا نسبت تو نعمتین دے دے کر میرا دوست بنتا ہے اور مین
گناہ کرکے تیرا دشمن بنتا ہون مگر مجھکو تجھپر اعتماد ہے اسینے مجھکو برانگیختہ کیا
کہ تجھپر جرأت کرون پس تو اپنا فضل و احسان مجھپر بدستور سابق فرما
کہ تو بیشک توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے - محافظ کہتا ہے کہ مینے
اوس پرچہ کو لیکر جیب مین رکھہ لیا اور پھر کر اور طرف نہ دیکھا اور حاضر
خدمت ہوکر امیر کو سلام کیا اوسنے سر اوٹھاکر مجھکو دیکھا اور تبسم فرماکر
کہا کہ شاید تجھکو سحر آتا ہے مینے کہا امیر المومنین بخدا مین سحر سے
واقف نہین مگر یون ماجرا ہوا خلیفہ نے کہا کہ وہ پرچہ لا مینے حوالہ کیا

امیر اوسکو دیکھکر رونے لگا اور کہا تو بچ گیا اور حکم دیا کہ اسکی نقل کیجائے
پہر مجھکو دس ہزار درم دینے کا حکم دیا اور کہا تو جانتا ہے کہ وہ بزرگ
کون تھے مینے کہا نہین کہا خضر علیہ السلام تھے - **برس مین جتنی**

دن اور جتنی راتین افضل ہین اونکے ذکر مین ❊

واضح ہو کہ جو راتین کہ فضیلت اونمین زیادہ ہے اور اونمین جاگنا اور
عبادت کرنا بتاکید مستحب ہے وہ برسمین پندرہ راتین ہین طالب آخرت کو
اونسے غافل نہونا چاہیئے کہ وہ راتین خیر کے اور اوقات تجارت کے
ہین اور جس صورت مین کہ تاجر موسم سے غافل رہیگا تو اوسکو فائدہ نکلیگا
اور جب طالب عمدہ اوقات سی بیخبر ہوگا تو فلاح نپاویگا اون پندرہ کے
تفصیل ہے کہ چھہ راتین ماہ رمضان المبارک مین ہین پانچ تو آخر عشرہ کی
طاق راتین یعنی (۲۱) و (۲۳) اور (۲۵) اور (۲۷) اور (۲۹) اسوجہ سے
کہ اونھین شب قدر تلاش کیجاتی ہے اور ایک سترہوین شب رمضان ہے کہ جسکے
صبحکو یوم الفرقان اور یوم التقی الجمعان ہوا اسی روز مین جنگ بدر ہوئی
اور ابن الزبیر رض نے فرمایا ہے کہ یہ رات شب قدر ہے اور باقی راتین یہ ہین
اول ماہ محرم کی پہلی شب دوم شب عاشورا سوم اول شب ماہ رجب چہارم
پندرہوین شب ماہ مذکور پنجم ستائیسوین شب ماہ مسطور جو شب معراج ہے
اور اس شب مین ایک نماز حدیث مین وارد ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس رات مین عمل نیک کریگا اوسکو سو برس کے
نیکیان ملینگی پس جو شخص اس رات بارہ رکعتین پڑہے اور ہر رکعت مین

الحمد اور قرآن کی ایک سورۃ پڑہے اور دو دو رکعتون کے بعد التحیات پڑہتا
جاوے اور سلام سب رکعتون کے بعد پہیرے پہر سو دفعہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو بار استغفار پڑہے اور سو
دفعہ درود شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑہے اور اپنے لیئے دین دنیا
کے امور مین سی جو چاہے دعا مانگے اور صبحکو روزہ رکہے تو اللہ تعالے
اوسکے سب دعا مقبول فرمائیگا بشرطیکہ دعا گناہ کے باب مین ہو ششم
پندرہوین شب ماہ شعبان کی اوسمین سو رکعتین ہین ہر رکعت مین الحمد کے
بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑہے اکابر سلف اس نماز کو ترک نکرتے
تہے چنانچہ نفل نماز کے ذکر مین ہم اوسکو لکہہ آئی ہین ہفتم شب عرفہ
ہشتم و نہم عیدین کی راتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ
جو شخص عیدین کے دونون راتون مین عبادت کرے اوسکا دل نہ مریگا
جس روز کہ دل مرینگے اور برس کے دنون مین عمدہ دن اونیس ہین جنمین
وظائف کا بجالے پڑہنا مستحب ہے۔ پہلا عرفہ دوم عاشورا تیسرا ستائیسوان
دن ماہ رجب کا جو بہت بڑا شرف رکہتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی
ہین کہ جو شخص ستائیسوین تاریخ رجب کو روزہ رکہے اوسکے لیئے اللہ تعالے
ساٹہ مہینے کے روزے لکہدیتا ہے اور یہ وہ روز ہے جسمین حضرت
جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر رسالت لیکر اوترے تہے
چوتہا سترہوان دن رمضان مبارک کا جو بدر کے لڑائیکا دن ہے۔
پانچوان پندرہوان روز شعبان کا چہٹا جمعہ کا روز ساتوان عید کا روز

اور دسوان دن ذیحجہ کے جو ایام معلومات کہلاتے ہین اور چونکہ عرفہ پہلے گزر چکا
تو یہہ سب نو روز ہے اور تین دن ایام تشریق یعنی گیارہوین بارہوین
تیرہوین ذیحجہ کے جنکو ایام معدودات کہتے ہین اور حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب جمعہ اچھی طرح
گزرتا ہے تو سب دن اچھے گزرتے ہین اور جب ماہ رمضان سلامت
رہتا ہے تو تمام سال سلامت رہتا ہے۔ اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ جو
شخص دنیا مین پانچ روز اپنے لذتون مین رہیگا وہ آخرت مین لذت
نپاویگا اور ان پانچ روزون سے اونکی مراد دو روز عید کے اور ایک جمعہ
اور ایک عرفہ اور ایک عاشورا ہے اور ہفتہ کے دنون مین سے بہتر روز پنجشنبہ
اور دوشنبہ ہے جن مین اعمال خداوند تعالے کیطرف اوٹھائی جاتی ہین
اور روزہ رکھنے کے لیئے جو جہینے اور دن اچھے ہین اونکی فضیلت کو ہم
باب الصوم مین لکھ آئے ہے مؤلف نے بسبب طوالت اس مختصر مین اونکی گنجائش نہ دیکھی
یہہ سب روز مین جتنے دن اچھے ہین اونکا بیان تمام ہوا اب دل یہہ چاہتا ہے
کہ سورہ یٰسین کے فوائد جو ازالۃ الخفا مین شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ نے نقل کیئے
ہین اونکو مع اتمام حدیث لکھکر رسالہ ختم کیا جائے۔ روایت ہے
حضرت ابو بکر رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ یٰسین
توریت مین معمّہ کہلاتی ہے یعنی عام کرتے ہے اپنے پڑہنے والیکی لیئے دنیا و
آخرت مین خیر اور مقابلہ کرتے ہے اپنے پڑہنے والے سے بلاے دنیا و آخرت کا اور دفع
کریگی اوس سے ہول آخرت اور کہلاتی ہی دافعہ اور قاضیہ یعنی دفع کرتے ہے اپنے

پڑہنے والے پہ ہے ہزبالاکی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت اور جو شخص اسکو پڑہے اوسکو بیس حج کا ثواب ہوتا ہے اور جو شخص سنی اوسکو فی سبیل اللہ ہزار دینار خرچ کرنیکے برابر ثواب ہوتا ہے اور جو شخص لکہی اور پی داخل کیجا ئی اوسکی اندر ہزار دوا اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اور دفع کیجائے اوس سے ہر آلودگے اور بیماری

قسم حدیث	اقسام حدیث
صحیح	وہ حدیث ہی جسکی سند راوی سی لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کہ کوئی راوی چہوٹ نگیا ہو اور اوسکی سب راوی سچی اور یادکے پکے ہون اور روایت کا خلاف اور پوشیدہ اسباب طعن نکوئے ہون
حسن	وہ حدیث ہے جسکے راویوں میں کسی پر جہوٹ کی تہمت نہوئی ہو نہ روایت خلاف ہو اور وہ ہی حدیث دوسرے طرح سے مروی ہو مگار تبہ صحیح کہ رتبہ سے کم ہے
مرفوع	وہ ہی جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر یعنی مقرر رکھنا ہو
متصل	وہ ہے جسکے سند برابر ملے ہو کوئی راوی چہوٹا نہو ۔
مسند	وہ حدیث ہے جسکے راویون کے نام مذکور ہون ۔
مشہور	وہ حدیث ہے کہ خاص اہل حدیث کے نزدیک شایع ہو یعنی اسکو ہر زمانہ مین بہت سے راویون نے
ضعیف	وہ حدیث ہی جسکی راویوں میں سے کوئی دروغگو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو
موقوف	وہ قول و فعل ہے جو کسے صحابی سے روایت کیا جانے ۔
مرسل	وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت سی روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی کا نکرے ؛

منقطع	وہ حدیث ہی جسکے [illegible] ہون شروع مین سی خواہ بیچ [illegible]
	چھوٹ گیا ہو مگر اکثر اوس [illegible] جو تبع تابعی تک سی روایت
معضل	وہ حدیث ہی جسکی سند مین [illegible] دو راوی چھوٹے ہون
مضطرب	وہ حدیث ہی جسمین روایت مختلف ہو [illegible] روایت [illegible]
غریب	وہ حدیث صحیح ہی جسکی روایت مین کسی جگہہ ایک [illegible]
	مین اکیلا ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہی [illegible]
متواتر	وہ حدیث ہی کہ اوسکی راوی اس قدر [illegible] ہون اونکا اتفاق جھوٹ پر عادۃً محال ہو
منکر	اوس حدیث کو کہتی ہین جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگونکی روایت کی خلاف بیان کرے اسکو شاذ بھی کہتے ہین
معلق	اوس حدیث کو کہتے ہین جسکے اسناد کی شروع مین سے ایک یا زیادہ راوی چھوڑ دیے جائین اور اوس فعل کو تعلیق کہتے ہین
تدلیس	حدیث مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اوس سے ملاقات کی ہو یا وہ
	ہم عصر ہو مگر اوس سے اوس روایت کو سنا نہو اور ایسے لفظون سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہے
معلل	وہ حدیث ہے کہ ظاہر مین تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوسمین پوشیدہ سبب طعن کا پایا جاتا
مدرج	وہ ہی کہ حدیث مین کسی راوی کا کلام درج ہو جائے اور یہہ گمان ہو کہ یہ کلام بھی حدیث
	ہی ہی یا دو متن کہ دو اسناد رکھتی ہون اونکو ایک اسناد سی روایت کیا جائے
موضوع	وہ حدیث ہی جو کسی نی خود بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا صحابہ کیطرف منسوب کر دی

تمت

بظاہر فانی و بباطن باقی محمد امیر الملک معروف بہ مرزا بابا

دیکھی جسوقت یہہ مفتاح جنان | اور ہو گئے دلنشین اسید بخشش

تاریخ کہنے کو مین زیر ہے ایمان | دل سے نکلا ہے کلید بخشش